

نہائے خلافت

لاہور

ہفت روزہ

37

تنظيم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

مسلسل اشاعت کا
31 وال سال

تنظيم اسلامی کا ترجمان

کیم تا 7 ربیع الاول 1444ھ / 27 ستمبر تا 3 اکتوبر 2022ء

قرآن مجید صحیفہ ہدایت

قرآن مجید و صحیفہ ہدایت ہے، جسے اس دُنیا کے خالق و مالک نے اپنے بندوں کی رہنمائی کے لیے سب سے آخر میں نازل فرمایا ہے۔ یہ کتاب انسان کی صلاح و فلاح اور رشد و ہدایت کے لیے ہر پہلو سے کامل و اکمل ہے۔ قیامت تک پیدا ہونے والی ساری انسانیت اس کی مخاطب ہے۔ اس میں انسانی مسائل کا صحیح، اطمینان بخش اور فطری حل موجود ہے، خواہ ان کا تعلق کسی بھی زمانے یا کسی بھی جگہ سے کیوں نہ ہو، جو انسان کی ہدایت و ضلالت سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس کے احکامات کی مکمل پیروی جہاں کامیابی کا یقینی ذریعہ ہے، وہیں اس سے ذرا سی بھی بے توجہ یا ذوری کا نتیجہ انتہائی خطرناک اور نوع انسانی کے لیے نہایت ناخوش گوار ہوتا ہے۔

ہدایت الہی سے زوگردانی کے نتیجے میں مشیت الہی کے تحت کسی بھی وقت ان کے لیے تازیانہ عذاب میں تبدیل ہو سکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج امت مسلمہ ان عذابوں سے بار بار دوچار ہونے کے باوجود، ان پر اس پہلو سے غور کرنے کی ضرورت نہیں۔ سمجھتی کہ کہیں یہ ہمارے اعمال بد کی پاداش میں ہمارے لیے عذاب کی کوئی صورت تو نہیں ہے، بلکہ ان کے لیے طبعی اسباب و عوامل تلاش کر کے مطمئن ہو رہتی ہے۔ اور اس طرح ان میں اصلاح و تذکیر کا جو پہلو تھا، اس سے غافل رہ جاتی ہے۔ ان کی حالت قرآن کی اس آیت کے مصدقہ ہے:

”کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ ہر سال ایک دو مرتبہ یہ آزمائش میں ڈالے جاتے ہیں؟ مگر اس پر بھی نہ توبہ کرتے ہیں، اور نہ کوئی سبق لیتے ہیں۔“ (التوبہ: 126)

مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ

اس شمارے میں

وجالیت کے آفاقی اور زمینی مظاہر (III)

امیر سے ملاقات (7)

بے پرده کل جو آئیں نظر چند یہیں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا

تنظيم اسلامی کی انسداد و سودہم

سود کالین دین: عقل کی نظر میں

پاکستان کے امریکہ اور چین سے



آیات: 75 تا 2

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُورَةُ الشَّعْرَاءَ

قَالَ أَفَرَءَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٥﴾ أَنْتُمْ وَابَاؤُكُمُ الْأَقْدَمُونَ ﴿٦﴾ فَإِنَّهُمْ عَدُوٰ لِإِلَٰهَ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٧﴾ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿٨﴾ وَالَّذِي هُوَ يُطِعِّنِي وَيُسْقِيْنِ ﴿٩﴾ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يُشْفِيْنِ ﴿١٠﴾ وَالَّذِي يُمْيِتُنِي ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿١١﴾ وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿١٢﴾

آیت: ۵۔ «قَالَ أَفَرَءَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٥﴾» ”ابراہیم نے کہا: بھلا دیکھو تو! یہ جنہیں تم لوگ پوچھتے ہو۔“

آیت: ۶۔ «أَنْتُمْ وَابَاؤُكُمُ الْأَقْدَمُونَ ﴿٦﴾» ”تم اور تمہارے پہلے باپ دادا۔“

آیت: ۷۔ «فَإِنَّهُمْ عَدُوٰ لِإِلَٰهَ الْعَالَمِينَ ﴿٧﴾» ”یہ سب میرے تو شمن ہیں، سوائے رب العالمین کے۔“

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے گویا علی الاعلان کہہ دیا کہ تمہارے اور تمہارے آباء و اجداد کے ان معبودوں سے میری دشمنی ہے۔ میرا معبود اور مددگار صرف وہ اللہ ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ میرا تکیہ اور توکل بس اُسی کی ذات پر ہے۔

آیت: ۸۔ «الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿٨﴾» ”جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی مجھے ہدایت دیتا ہے۔“

آیت: ۹۔ «وَالَّذِي هُوَ يُطِعِّنِي وَيُسْقِيْنِ ﴿٩﴾» ”اور وہی ہے جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔“

آیت: ۱۰۔ «وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يُشْفِيْنِ ﴿١٠﴾» ”اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔“

یہاں یہ نکتہ لاائق توجہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیماری کو اپنی طرف منسوب کیا ہے اور شفا کو اللہ تعالیٰ کی طرف۔

آیت: ۱۱۔ «وَالَّذِي يُمْيِتُنِي ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿١١﴾» ”اور وہی ہے جو مجھے موت دے گا پھر مجھے زندہ کرے گا۔“

آیت: ۱۲۔ «وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿١٢﴾» ”اور وہی ہے جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ وہ روزِ جزا میری خطاؤں سے درگز فرمائے گا۔“

انفاق فی سبیل اللہ

رس
حدیث

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُخْدِيْذَهَ الْسَّرَّ فِي أَنْ لَا تَمَرَّ عَلَى ثَلَاثَ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْئٌ إِلَّا شَيْئًا أُرْصِدُهُ لِلَّدِيْنِ)) (رواہ البخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر میرے پاس احمد پھاڑ کے برابر سونا ہو تو میرے لیے بڑی خوشی کی بات یہ ہوگی کہ تین راتیں گزرنے سے پہلے اس کو راہ خدا میں خرچ کر دوں اور میرے پاس اس میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے سوائے اس کے کہ میں قرض ادا کرنے کے لیے اس میں سے کچھ بچا لوں۔“

بے پرده کل جو آئیں نظر چند یہیاں
اکبر ز میں میں غیرت قومی سے گڑ گیا

سیاسی اور معاشری محاذ پر عالم اسلام نہ صرف مغرب سے شکست کھا چکا ہے بلکہ شرم ناک بات یہ ہے کہ اس شکست کا خیریہ اعلان بھی کرتا ہے۔ ہم مغربی جمہوریت کو آئینہ میں طرز حکومت تسلیم کر چکے ہیں۔ اپنے حریف کو چاہے وہ فرد ہو، جماعت یا حکومت اُسے غیر جمہوری ہونے کا طعنہ نفرت انگیز انداز میں دیتے ہیں، گویا مغربی جمہوریت کے گن گانا ”آرڈر آف دی ڈے“ ہے۔ اسی طرح معاشری سطح پر ہم مغرب کے اُس سرمایہ دارانہ نظام کے بڑی طرح اسیر ہو چکے ہیں جس کی بنیاد، مرکز اور محور سودی لین دین ہے۔ کوئی ایک اسلامی ملک بھی ایسا نہیں ہے جس کی معیشت میں سود کا مرکزی روپ نہ ہو۔ وہی سود جسے قرآن پاک میں ربا کہا گیا ہے اور اللہ اور رسول ﷺ کے خلاف جنگ قرار دیا ہے۔ سودی معیشت کے حوالے سے ایک بات بہت اہم ہے کہ یورپ نے تجربے سے یہ جان لیا کہ سود ملک یا قوم کے لیے ضرر رہا۔ لہذا انہوں نے سود کی شرح میں بتدریج کمی کرنا شروع کر دی۔ یہاں تک کہ بعض ممالک میں یہ صفر کے لیوں پر بھی آگئی، لیکن وہ سود کو کھلے عام غلط یا نقصان دہ قرار نہیں دیتے۔ کیونکہ اول تو اس سے سرمایہ دارانہ نظام جو عالمی سامراجیت کا اہم ترین سہارا ہے، اُس کی گرفت ڈھیلی پڑ جائے گی اور شاید ختم ہی ہو جائے۔ پھر یہ کہ اسلام جو آج امریکہ اور مغرب کا اولین اور حقیقی ٹارگٹ ہے اُس کی حقانیت ثابت ہو جائے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ سیاسی اور معاشری سطح پر امریکہ اور مغرب جنگ جیت چکے ہیں اور ہم اپنی شکست تسلیم کر چکے ہیں۔ البتہ اجتماعی زندگی کے تیرے گوشے معاشرتی نظام کے حوالے سے جنگ ابھی جاری ہے۔ اگرچہ اس میدان میں بھی ہماری اولین صفائی مغرب تھس نہیں کر چکا ہے۔ اصل صورت حال یہ ہے کہ پسپائی کے ساتھ ساتھ ہم کچھ نہ کچھ مزاحمت بھی کر رہے ہیں، لیکن دشمن کے حملے دن بڑھ بھی رہے ہیں اور جاریت میں شدت بھی آرہی ہے۔ عجب اور حیران کن بات یہ ہے کہ جب ہندوستان میں انگریز حکمران تھا اور ہم با قاعدہ غلام تھے۔ اُس وقت ہم پر مغرب کی تہذیب کا اتنا تسلط نہیں تھا جتنا آج ہے جبکہ ہم آزاد قوم ہونے کے دعوے دار ہیں۔ وہ کیا وقت تھا کہ جب اکبرالہ آبادی کو چند یہیاں بے پرده نظر آگئی تھیں اور وہ غیرت قومی سے زمین میں گڑ گئے تھے اور آج مغرب کی نقلی میں ہماری معاشرت زمین میں گڑ چکی ہے۔

غور کرنے کی ضرورت ہے کہ آخر کیوں قرآن پاک میں ایک حقیقی اسلامی معاشرہ کا نقشہ پیش کرتے ہوئے اجتماعی زندگی کے سیاسی اور معاشری گوشوں کا صرف ایک خاکہ بنائ کر دیا گیا یعنی ایک سمت کا تعین کر دیا، تفصیلات سے گریز کیا مثلاً سیاست کے حوالے سے اسی پر اکتفا کیا کہ حقیقی مالک اور حکمران صرف اللہ رب العزت ہے، انبیاء اور رسول دنیا میں اُس کے نمائندے ہیں اُن کے احکامات یعنی شریعت

نہایت خلافت

خلافت گی بناؤ دنیا میں ہو پھر استوار
اکھیں سے ڈھونڈ کر اسلام کا قلب وجگر

تنظیم اسلامی کی ترجیح انتظام خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد روحی

کیم تا 7 ربیع الاول 1444ھ جلد ۱
27 ستمبر تا 3 اکتوبر 2022ء شمارہ 37

مدیر مسئول / حافظ عاکف سعید

مدیر / ایوب بیگ مرزا

ادارتی معاون / فرید اللہ مراد

نگران طباعت: شیخ حیم الدین
پبلیشور: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری
طبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

”دارالاسلام“ ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹ کوڈ 53800
فون: 042-35473375-78

E-Mail: markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے ماذل ٹاؤن لاہور۔
فون: 35869501-03، 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون

اندرون ملک..... 800 روپے
بیرون پاکستان

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (10800 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر

”مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن“ کے عنوان سے ارسال
کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

Email: mactaba@tanzeem.org

”ادارہ“ کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء
سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اپنے تمام سیاسی اختلافات بھلا کر اس بل کی حمایت کی۔ 18 مئی 2018ء کو صدر ممنون حسین نے قانون پر دستخط کر دیے اور 24 مئی 2018ء کو یہ مملکت خداداد پاکستان کے Official Gazette میں شائع کر دیا گیا۔ بل پیش کرنے والوں نے خواجہ سراوں کے حقوق کا سہارا لے کر ایسی چاہدستی اور عیاری سے اس قانون کا مسودہ تیار کیا کہ اس میں ہم جنس پرستوں کے لیے قانونی تحفظ کا ایک چور دروازہ رکھ دیا گیا۔ اس طرح ہم جنس پرستی کو باقاعدہ قانونی تحفظ فراہم کر دیا گیا ہے۔ یہ ایک نہ صرف کئی اسلامی اصولوں کے خلاف ہے اور آئین پاکستان کی اسلامی دفعات کی کھلی خلاف ورزی پر مبنی ہے بلکہ اس سے ہم جنس پرستی جیسے کبیرہ گناہ کا راستہ اس طرح کھل جائے گا کہ اس کا سد باب بہت مشکل ہو جائے گا۔

قانون میں کئی بنیادی سقتمیں ہیں۔ پہلی خامی یہ ہے کہ ٹرانس جینڈر کی تعریف (جس کے لیے درست لفظ انٹرسیکس ہے) میں بائیولو جیکل ساخت کے اعتبار سے مکمل مرد اور عورت کو بھی محض اپنے احساسات کی بنا پر ٹرانس جینڈر قرار دیا گیا۔ دوسرا ان افراد کو یہ حق دیا گیا کہ وہ چاہیں تو مکمل مرد یا عورت ہونے کے باوجود اپنی جنس اپنی مرضی سے، اپنے شاخی کاغذات میں اپنے احساسات کے مطابق تبدیل کر سکتے ہیں اور Nadra نے یہ تبدیلی کرنے کا قانونی طور پر پابند ہو گا اور اس کے لیے اس قانون میں Self Perceived Gender Identity کی اصطلاح ڈالی گئی ہے۔ قانون میں لفظ ٹرانس جینڈر استعمال کیا گیا ہے۔ لیکن اس کے لیے درست لفظ ”ٹرانس جینڈر“، نہیں بلکہ ”انٹرسیکس“ ہے۔ جسے عربی میں خُشی اور فارسی میں دو جنس ہے۔

بہر حال ٹرانس جینڈر کی تین تعریفیں کی گئی ہیں۔ پہلی تعریف یہ ہے کہ وہ شخص ٹرانس جینڈر ہے جس کے اعضاء میں پیدائشی صفتی ابہام (Sexual Ambiguity) ہے۔ لیکن اس کے لیے درست لفظ ”انٹرسیکس“ ہے اور درحقیقت اگر یہ قانون انٹرسیکس کے تحفظ کے لیے ہوتا تو بات مختلف ہوتی۔ کیونکہ اس میں شک نہیں کہ انٹرسیکس افراد حقیقی طور پر ایک پسا ہوا طبقہ ہیں اور ان کے تحفظ بلکہ شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے عزت افزائی ریاست اور اس کے باشندوں کا فرض ہے۔ دوسرا تعریف کے مطابق وہ شخص جو مکمل مرد ہے وہ کسی وجہ سے مثلاً دوایا ایکسیدنٹ کی وجہ سے مردانہ صلاحیت سے محروم ہو جائے، وہ بھی اس ایکٹ کے مطابق ٹرانس جینڈر ہے حالانکہ وہ مکمل مرد ہے۔ اس کے احساسات، جذبات، اس کی بائیولو جیکل ساخت مردوں کی ہے صرف اس کی مردانہ قوت زائل ہونے سے اس کی جنس ہرگز تبدیل نہیں ہو سکتی۔ تیسرا

کے دائرے میں حکمران کو محض نیابت کرنا اور مشاورت کے ساتھ حق خلافت ادا کرنا ہے۔ معاشری میدان میں دو بنیادی اصول وضع کر دیئے۔ وہ یہ کہ سود حرام اور تجارت حلال ہے پھر تجارت کو بھی حلال و حرام میں تقسیم کر کے اصل ارتکاز دولت کے تمام چور دروازے بند کر دیئے۔ البتہ اسلامی معاشرت کو خوب تفصیل سے اور کھول کھول کر بیان کیا۔ حیا کو مسلمان کا بنیادی وصف قرار دیا۔ حرم و غیر حرم کی وضاحت کی۔ عورت کو پردے کا حکم دیا جبکہ مرد اور عورت دونوں کو نگاہیں پنجی رکھنے کا حکم دیا۔ مخلوط مخلفوں سے اجتناب کرنے کا کہا گیا۔ مرد اور عورت کے بلا ضرورت اخلاق اسے روکا گیا۔ کیونکہ جنسی خواہش کی تنکیل فطری امر ہے لہذا قواعد و ضوابط کا پابند کیا۔ پردہ اور حجاب ان ہی قواعد کا حصہ ہے اور کون نہیں جانتا کہ بے پردگی بے حیائی کی طرف پہلا قدم ہے۔ یہ سب کچھ اس لیے کہ فرد جو معاشرے کی بنیادی اکائی ہے اور گھر انہے تعییم و تربیت کا ابتدائی ادارہ ہے اُس کی اٹھان صحیح اور صالح بنیادوں پر ہو تاکہ فرد جو ملت کے مقدار کا ستارہ ہے اُس کی چمک دمک ما حول کو اس قدر روشن کر دے کہ اُس سے اللہ کی مخلوق کو صراطِ مستقیم صاف نظر آئے۔

یاد رہے معاشرہ، حکومت اور ریاست افراد کے ہی مجموعے کا نام ہے۔ اگرچہ اچھے میٹریل سے تعمیر شدہ عمارت بھی مضبوط اور مستحکم ہوتی ہے، لیکن ظاہر ہے کہ اُس کی پائیداری دنیا تک محدود ہے جبکہ اچھے بلکہ صالح انسانوں سے تشکیل شدہ معاشرہ دنیا ہی میں نہیں بلکہ آخرت میں بھی خوبصورت و خوشناختی برآمد کرے گا جو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہوں گے۔ دشمنانِ اسلام کو چونکہ صرف دنیا سے تعلق ہے وہ سمجھتے ہیں کہ اگر مسلمانوں کو معاشرتی سطح پر نیست و نابود نہ کیا گیا یعنی انہیں اسلام سے مکمل طور پر دور نہ کیا گیا تو ان کے معاشرے میں رہی یہ چنگاری کسی وقت شعلہ جوالہ بن سکتی ہے جو مغرب کے اُس مصنوعی چمن کو خاکستر کر دے گی جو انہوں نے دجل کی بنیاد پر مہر کیا ہوا ہے۔ لہذا اب اسلامی معاشرت پر مغرب کے حملے میں بڑی تیزی اور شدت آگئی ہے۔ بدقتی سے ہمارے حکمران اپنے اقتدار اور دولت کی خاطر اُن کے آلہ کار بن چکے ہیں اور ان کی فرماںش یا حکم پر اسلامی ممالک میں ایسے قوانین بنائے جا رہے ہیں جو معاشرے کو بے حیائی اور غلط کاریوں کی طرف دھکیل دیں گے۔

2018ء میں ملکی قانون کا درجہ حاصل کرنے والا ٹرانس جینڈر افراد (حقوق کے تحفظ) کا ایک اس کی برہنہ مثال ہے۔ 2018ء میں مسلم لیگ ن کی حکومت کے آخری دنوں میں ”خواجہ سرا“ کے حقوق کی آڑ میں پیپلز پارٹی نے ایک بل پیش کیا۔ مسلم لیگ ن، تحریک انصاف اور تمام لبرل پارٹیوں نے

تعريف جو فساد کی اصل جڑ ہے اُس کے مطابق ایسے افراد جو پیدائشی طور پر جسمانی اور ہمارے مونز بلکہ ذمی این اے کے اعتبار سے مکمل عورت یا مرد کی جنس کے ساتھ پیدا ہوئے مگر بڑے ہو کر کسی نفسیاتی الجھن یا پیچیدگی، معاشرتی دباؤ، ٹرینڈ، ذاتی پسندنا پسند کی بنیاد پر اپنی جنس سے ناخوش ہیں۔ اس ناخوشی یا نفسیاتی بیماری کو "Gender dysphoria" کہا جاتا ہے۔ ایسے افراد کو بھی ایک میں ٹرانس جینڈر کہا گیا۔ حالانکہ باسیولوجیکل ساخت کے اعتبار سے وہ ایک مکمل مرد یا عورت ہے۔ گویا "جنس" جیسی واضح بنیاد کی وجہ پر "صنف" جیسی subjective شے کو معیار کے طور پر استعمال کیا گیا اور مغربی معاشرتی نظام کی یلغار کا راستہ کھول دیا گیا۔ سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ اس سے ہم جنس پرستی کو قانونی تحفظ حاصل ہو جائے گا۔ اس کی وضاحت یہ ہے کہ ایک مرد جس میں کسی بھی قسم کی کوئی صفتی خرابی نہیں ہے یہاں تک کہ وہ شادی شدہ اور صاحب اولاد ہے مگر اس کی خواہش / میلان (Inclination and self-perceived gender identity) expression یہ ہے کہ وہ ایک عورت کی طرح پہچانا جائے تو وہ بغیر کسی میڈیکل میسٹ اسٹریفیکیٹ کے اس ایکٹ کی شق نمبر 3 اور سب شق نمبر 2 کے تحت نہ صرف نادر بلکہ کسی بھی حکومتی ادارے میں خود بحیثیت عورت رجسٹر کرو سکتا ہے یا چاہے تو ٹرانس جینڈر بھی رجسٹر کرو سکتا ہے اور یہی حق ایک عورت کو بھی حاصل ہے۔ اس کے نتیجہ میں وہ کسی دوسرے مرد سے شادی بھی کر سکتا ہے۔ عورتوں کے لیے مختص تمام جگہوں، ٹالکٹ، سومنگ پول جا سکتا ہے، عورتوں کے تمام قوانین اس پر لاگو ہوں گے۔ ایک عورت جو پیدائشی طور پر عورت ہے، مرد رجسٹر ہو کر رواشت میں اپنا حصہ ڈگنا کرو سکتی ہے۔ اس کے نتیجے میں خاندانی نظام میں جو تباہی آئے گی وہ ناقابل بیان ہے نیز ہم جنس پرستی کا طوفان پورے معاشرے کو گھیر لے گا۔

نعوذ باللہ من ذلك

یہاں یہ بھی ذکر کرتے چلیں کہ اگر یہ معاملہ در دل رکھنے والے کچھ افراد وفاقی شرعی عدالت میں بھی لے جا چکے ہیں اور مقدمہ زیر سماعت ہے جس میں اس قانون کے دفاع میں جس طرح حکومتی اور +LGBTIQ کے افراد پیش ہو رہے ہیں وہ آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہے کہ اصل ایجینڈا کیا ہے۔ پھر یہ کہ قانون بننے سے قبل اور بعد میں اسلامی نظریاتی کونسل نے بھی ایک اسلامی جماعت کے رکن اسمبلی کی جانب سے تحقیق کے لیے بھجوائے جانے پر اس کی بھرپور مخالفت کی اور اس میں کئی خامیوں کی بھی نشاندہی کی۔ جمہور علماء اس کے اسلامی تعلیمات کے خلاف ہونے پر متفق ہیں۔ مگر حکمرانوں کے کانوں پر جوں نہ اُس وقت رینگی اور نہ آج وہ اس معاملے میں سنجیدہ نظر آتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ کسی گناہ میں بنتا ہونا بہت برا فعل ہے لیکن اس گناہ پر اصرار اور نذر اور بے خوف ہو جانا، ایسا بڑا گناہ ہے جس پر اللہ کا عذاب نازل ہو جاتا ہے۔ ہم جنس پرستی بذات خود اتنا بڑا گناہ ہے کہ اس پر قوموں پر عذاب نازل ہو جاتا ہے لیکن اس ایجینڈے کو آگے بڑھانے کے لیے حکومتی سطح پر باقاعدہ قانون سازی کرنا بہت بڑی جسارت ہے۔ وطن عزیز پہلے ہی ایک عذاب اور آزمائش سے گزر رہا ہے۔ خدا! اللہ کے عذاب کو مزید دعوت نہ دیں۔ اہل پاکستان کا یہ فرض بنتا ہے کہ اس کے خلاف متحد ہو کر عوامی سطح پر آواز اٹھائی جائے۔ مسجدوں میں اس حوالے سے بات ہو۔ علمائے کرام عوام کی ذہن سازی کریں تاکہ یہ سازش کامیاب نہ ہو سکے۔ حکومت میں شامل مذہبی جماعتوں اس غیر شرعی اور اللہ کے عذاب کو دعوت دینے والے قانون کے خلاف عملی اقدامات کریں۔ ہم سب اللہ کے حضور انفرادی اور اجتماعی سطح پر توبہ کریں۔ تمام نئے قوانین قرآن و سنت کے عین مطابق بنائیں اور پہلے سے موجود قوانین میں انہی خطوط میں اصلاح کریں تاکہ دنیا میں بھی کامیاب ہو سکیں اور آخر دن نجات بھی حاصل ہو سکے۔

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیان
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو میں نے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پر مردوں کے پڑ گیا

افسوں کہ جس مظلوم صنف یعنی حقیقی مخت (intersex) کے لیے یہ قانون بنایا گیا ہے اور جن کی تعداد بہت ہی کم ہوتی ہے، ان کو اس سے کچھ فائدہ نہیں پہنچ رہا۔ بلکہ جعلی مرد و عورت قانونی طور پر اپنے آپ کو ٹرانس جینڈر بنانا کراس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یہ کوئی خدشہ یا خیالی بات نہیں بلکہ جماعت اسلامی کے سینیٹر مشتاق احمد نے سینیٹ کی کمیٹی برائے انسانی حقوق میں اس وقت کے وزیر داخلہ سے یہ سوال پوچھا کہ جولائی 2018ء میں قانون منظور ہونے کے بعد سے لے کر جون 2021ء تک کتنے لوگوں نے جنس کی تبدیلی کے لیے درخواست دی؟ وزرات داخلہ سے تحریری طور پر موصول ہونے والا جواب اور اعداد و شمار انتہائی خوفناک ہیں۔ جولائی 2018ء سے لے کر جون 2021ء تک 28,723 افراد نے اپنی میلان طبع اور اندر وہی طور پر محسوس کیے گئے احساسات اور جذبات کی بنیاد پر خود کو اپنی اس جنس سے عیحدہ شناخت کے لیے درخواست دی ہے جو انہیں پیدائشی طور پر عطا (Allot) کی گئی تھی اور اب وہ اپنی جنس شناختی کاغذات میں تبدیل کرو چکے۔ ان میں سب سے زیادہ مرد ہیں، یعنی 16,530 ایسے مرد تھے جنہوں نے اپنے آپ کو عورت رجسٹر کروالی۔ اس کے بعد

☆ کیا سیلاب آزمائش ہے عذاب یا حکمرانوں کی ناہلی؟

☆ لوگوں کو مختصر لباس پہننے سے کیسے روکا جائے؟

☆ اسلامی الحاظ سے بچوں کی پروردش کیسے کی جائے؟

☆ کیا تنظیم اسلامی انہا پسند مولویوں کی جماعت ہے؟

☆ کسی حالم کو چالپنے کے لیے کیا بینافہ ہونا چاہیے؟

☆ تنظیم اسلامی اپنا آخری اقدام کب کرے گی؟

میزبان: آصف حمید

امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کے رفقائے تنظیم و احباب کے سوالوں کے جوابات

سوال: پاکستان میں موجودہ سیلاب آزمائش ہے، ایک گھنٹہ میں گئے انہیں مزہ چھوٹے عذاب کا بڑے عذاب یا حکمرانوں کی مسینجنت ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: اس وقت ہمارا ملک بڑے مصائب سے گزر رہا ہے اور نقصانات کا اندازہ ہی کیا جاسکتا ہے اور آگے صورت حال مزید گروں ہوتی ہوئی دھکائی دیتی ہے۔ اس حوالے سے آزمائش، عذاب یا مسینجنت کے مباحثہ چل رہے ہیں۔ میری ذاتی رائے یہ ہے کہ ہمیں تینوں اعتبارات سے دیکھنے کی ضرورت ہے کیونکہ دنیا اسباب کے تحت چلتی ہے اور اسباب کے تحت معاملات کو چلا لینے میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ عقیدہ یہ بتاتا ہے کہ نگاہ مسبب الاسباب کی طرف رہے۔ مثال کے طور پر میں کراچی میں رہتا ہوں اور کراچی کی سڑکوں کا براحوال ہے تو یہ کہا جائے کہ اس میں ہمارا قصور نہیں ہے تو یہ بالکل غلط بات ہے حالانکہ یہ عذاب لگتا ہے۔ یہ بالکل کہا جائے کہ یہ ہماری صوبائی حکومت کی نااہلی ہے جس کا شاخانہ ہمارے سامنے آ رہا ہے اور اس کی سزا ہر کوئی بھگت رہا ہے۔ اس مثال کو اگر مکمل سطح پر لے جائیں تو سیلاب تو پہلے بھی آتے رہے اور فلڈ کمیشن کی رپورٹ 2010ء میں شائع کی گئی جس میں آئندہ کے لیے پیشگی اقدامات اور پلانگ کرنے کی تجویز دی گئی تھی۔ اسباب کے تحت پلانگ کرنے میں دینی اعتبار سے کوئی ممانعت نہیں ہے۔ اگر کمیشن کی رپورٹ 2010ء میں آئی اور سیلاب 2022ء میں آ رہا ہے تو بارہ سال کا عرصہ کوئی کم عرصہ نہیں ہے کہ جس میں پلانگ نہیں کی جاسکتی تھی۔ لہذا موجودہ صورت حال میں ہماری بیٹھ گوئی اور نااہلی کا طرز عمل بھی شامل ہے۔

”اوہم لازماً چکھا نکیں گے انہیں مزہ چھوٹے عذاب کا بڑے

عذاب سے پہلے شاید کہ یہ لوگ پلٹ آئیں۔“ (السجدہ: 21)

ایک بڑا عذاب تو آخرت میں ہے لیکن دنیا میں بھی

قوموں پر بڑے اور تباہ کن عذاب آئے۔ ان بڑے عذابوں سے پہلے اللہ تعالیٰ لوگوں پر سختیاں اور مصیبیں

نازل کرتا ہے تاکہ لوگ اللہ کی طرف رجوع کریں۔

موجودہ سیلاب کے بارے میں ہم تعین کے ساتھ

عذاب کہہ دیں تو شاید یہ ہمارے لیے مشکل ہوگا مگر ہم یہ ضرور کہیں گے کہ اس میں ہماری نااہلی کا داخل بھی ہے،

ہمارے کرتوتوں کا نتیجہ بھی ہے اور ہمارے اوپر کسی چھوٹے عذاب کی کیفیت بھی ہو سکتی ہے۔ قرآن حکیم میں

دوسری قوموں پر عذابوں کا تذکرہ موجود ہے۔ وہ قومیں شرک کے ساتھ ساتھ دوسرے سیاسی، معاشری اور معاشرتی جرائم میں بھی ملوث تھیں۔ چنانچہ نوح عليه السلام کی قوم شرک میں مبتلا تھی تو ان کو غرق کیا گیا، شعیب عليه السلام کی قوم ناپ توں میں کمی کی مرتكب ہوئی تھی تو ان پر شعلے بر سائے گئے۔

لوط عليه السلام کی قوم ہم جنس پرستی کے گندے عمل میں مبتلا تھی تو ان کو اندھا بھی کیا گیا اور ان پر پتھر بھی بر سائے گئے اور اس قوم کو بحر مدار میں غرق بھی کیا گیا۔ البتہ دنیا میں فزیکل فاما نا کے تحت زلزلے اور طوفانی بارشیں بھی آ جاتی ہیں لیکن اللہ کا کلام بتاتا ہے کہ یہاں فزیکل کا زاز (قوموں کے کردار میں بگاڑ) کی وجہ سے بھی اللہ کی طرف سے زلزلے آتے ہیں۔ البتہ پہلے اللہ کے عذاب سے پوری کی پوری قومیں صفحہ ہستی سے مٹادی جاتی تھیں لیکن اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو عذاب استیصال سے محفوظ رکھے گا۔ لیکن دوسری احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب معاشرے میں امانت میں خیانت ہونے لگے، ذلیل ترین لوگ حکمران بن جائیں تو پھر طوفان، سیلاب، زلزلے جیسے عذاب بھی

یعنی اللہ کی سنت یہ بھی رہی کہ لوگوں کو تکالیف میں

مبتلا کیا جائے تاکہ وہ میری طرف متوجہ ہوں۔ کیونکہ سختیوں،

تکالیف اور پریشانیوں میں بندوں کا دل نرم ہوتا ہے۔

جب دل نرم ہوگا تو لوگ خالق کی طرف رجوع کریں گے اور بالآخر انہیں اس تکلیف کا بدله راحت کی صورت میں

ملے گا۔ اسی طرح اللہ کہتا ہے کہ انسانوں کے کرتوت اور اعمال بھی کسی آزمائش یا تکلیف کی صورت میں لوگوں پر مسلط ہوتے ہیں۔ اس میں بھی حکمت ہوتی ہے۔

سورۃ الروم میں فرمایا:

”بِحَرْ وَ بِرْ میں فساد و نماچکا ہے، لوگوں کے اعمال کے سبب

تاکہ وہ انہیں مزہ چکھائے ان کے بعض اعمال کا تاکہ وہ لوٹ آئیں۔“ (آیت: 41)

یہاں کچھ اعمال کا معاملہ ہے و گرنہ اللہ تعالیٰ

قرآن مجید میں دو مقامات پر فرماتا ہے کہ اگر اللہ لوگوں کے

عمل پر پکڑنا شروع کر دے تو اللہ زمین پر ایک جاندرا

کو باقی نہ چھوڑے۔ پھر قرآن حکیم یہ بھی بتاتا ہے:

»كَ الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُو كُمْ

میں تبدیلی کی کوشش کی گئی جس پر تمام مکاتب فکر کی طرف سے آواز بلند ہوئی لہذا عوامی پریشر کی بدولت تبدیلی کی وہ کوشش رُک گئی۔ لیکن بہر حال اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے اگر ہم وہ نہیں کر پا رہے جو ہمارے بس میں ہے تو جس کے لیے زیادہ محنت اور قربانیوں کی ضرورت ہے اس کے لیے کال دینے والوں کو کافی سوچنا پڑے گا۔ بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد فرماتے تھے کہ پہلے ہم اپنی ذات کے اعتبار سے مکف ہیں کیونکہ اللہ فرماتا ہے: ﴿لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ط﴾ (البقرہ: 286) ”اللہ تعالیٰ نہیں ذمہ دار ٹھہرائے گا کسی جان کو مگر اس کی وسعت کے مطابق۔“

جہاں میرے بس میں ہے وہاں میں کرنے کی کوشش نہیں کر رہا تو جو میرے بس میں نہیں ہے وہاں کھڑا کیسے ہوں گا۔ پھر اللہ کی نصرت کے بغیر دین کا کام نہیں ہو سکتا۔
اللہ سورۃ النحل کے آخر میں فرماتا ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقُوا﴾ (نحل: 128) ”یقیناً اللہ اہل تقویٰ کے ساتھ ہے۔“

باغیوں اور سرکشوں کے لیے اللہ کی مدد نہیں ہے۔ جو لوگ اس کام کے لیے اٹھیں وہ پہلے دین کو اپنی ذات پر مکہنے حد تک نافذ کیے ہوں تبھی تو اللہ سے مانگنے کا منہ ہو گا اور تو قوع آئے گی کہ اللہ تعالیٰ کی مدد بھی آئے گی۔ اس کے لیے پہلے قرآن حکیم کے ذریعے ایمان کی آبیاری، افراد کو اللہ والا بنانے کی کوشش کرنا، ان کو سمع و طاعت کا پابند بنانا تاکہ وقت پکار پر وہ لبیک کہنے کو تیار ہوں۔ یعنی ایک منظم جماعت بنانا، پھر جب وہ میدان میں اتریں گے تو اللہ تعالیٰ کی مدد بھی ان شاء اللہ شامل حال ہوگی۔

اسی کے تسلسل میں یہ بات بھی آجائے کہ اس رمضان میں وفاقی شرعی عدالت نے سود کے خلاف فیصلہ دیا۔ سود کی حرمت تمام مکاتب فکر کے ہاں متفق علیہ ہے۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ اس پر اگر کوئی پکارا ٹھے گی تو ان شاء اللہ یہ قوم کھڑی ہو گی اور اپنا وزن ڈالے گی۔ تیس سال ہو گئے ہیں اور سود کے خلاف تین فیصلے آچکے ہیں اس کے بعد بھی اگر عملی پیش رفت نہیں ہو رہی تو صاف ظاہر ہے کہ حکمرانوں کی نیت میں اس حوالے سے فرق ہے۔ ہم تمام دینی جماعتوں سے درخواست کر رہے ہیں کہ اس معاملے میں اپنا وزن ڈالیں اور ایک پر امن مطالباتی نوعیت کی تحریک کے لیے اگر تمام مکاتب فکر کے لوگوں کی طرف سے بات آئے گی تو پھر حکمرانوں پر پریشر بڑھے گا۔ اس کے ہم قابل ہیں۔

ہماری آزمائش ہے کہ کیا حق کو حق اور باطل کو باطل سمجھ رہے ہیں یا نہیں۔ اس طرح کے ایک امتحان میں بہت ساری آزمائشوں کے پہلو ہمارے سامنے آتے ہیں۔

سوال: پاکستان میں لوگ سیاسی جماعتوں کی کال پر باہر نکلتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے عوام دینی شعور رکھتے ہیں اور وہ دین کے قائم کرنے کے لیے باہر نکلیں گے۔ آپ ایسی کال کیوں نہیں دیتے جس سے لوگ اقامت دین کے لیے میدان میں آئیں؟

امیر تنظیم اسلامی: بڑا اچھا اور درد مندانہ سوال ہے۔ اس کو دو تین اعتبارات سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اصل میں ہماری وقتو اور فوری نوعیت کی ضروریات محسوس بھی فوری ہوتی ہیں۔ لہذا جہاں کہیں بندوں کو اس تعلق سے کسی درجے میں بھی امید نظر آتی ہے تو وہ فوراً اللہ کھڑے ہوتے ہیں۔ لیکن ایمان کی پکار اور اس کے تقاضوں پر عمل درآمد کے لیے جو مشقتیں اور رکاوٹیں ہیں وہ اپنی جگہ پر ہیں مگر اس کا اصل نتیجہ آخرت میں نکلا ہے وہ فوراً نظر نہیں آتا اس لیے اس کی فوری ضرورت بھی محسوس نہیں ہوتی۔ اس لیے جس طرح کا جارحانہ عمل مادی ضروریات کی کالنے پر ہمارا ہوتا ہے وہ طرز عمل ایمان کی پکار پر نظر نہیں آتا۔ سوال یہ ہے کہ کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ کالنے پہلے سے ہمارے لیے نہیں ہیں۔ اللہ اکبر، حسی علی الصلوٰۃ اور الصلوٰۃ خیر من النوم کی پکار کس مسلمان کے سامنے نہیں ہے؟ کیا واقعی اس پکار پر فوراً لبیک کہنا اور فوراً عمل کرنا میرے بس میں ہے؟ ہماری اکثریت پنج وقت نماز کی پابندی نہیں کرتی۔ سوال یہی ہے کہ ایسی آسان کال جس پر عمل کرنا آسان ہے اس پر یہ قوم اٹھتی ہوئی نظر نہیں آرہی تو پھر ہمیں سوچنا پڑے گا کہ وہ کال جس کو ہم اقامت دین کی جدوجہد کہتے ہیں، جس میں تن من دھن لگانے کی بات ہے، جس میں گھر بار چھوڑنے کے تقاضے بھی آسکتے ہیں، قربانیوں کے معاملات بھی آسکتے ہیں، کیا یہ قوم اس پکار پر اٹھ سکے گی؟ یہ اپنی جگہ ایک جواب ہے۔ البتہ ہم اس قوم کو یہ کہیں گے کہ یہ مرد نہیں ہے، اس کو ڈسائیا گیا ہے، دھوکا دیا گیا ہے لیکن اگر بعض موقع کا جائزہ لیں تو یہی قوم دینی تقاضوں کے لیے کھڑی بھی ہوئی ہے اور اپنے مطالبات کو منوایا بھی ہے۔ مثال کے طور پر 1974ء میں قادیانیوں کے خلاف فیصلہ آیا تو اس میں قانونی ضابطے بھی پورے ہوئے اور قوم نے سڑکوں پر قربانیاں بھی دیں۔ پھر پیپلز پارٹی کے دور میں تحفظ ناموں رسالت کے قانون

آئیں گے۔ بہر حال موجودہ صورتحال حکمرانوں کی ناہلی، کرتوتوں کی وجہ سے پکڑا اور عذاب کی کیفیت بھی ہو سکتی ہے۔ پھر پاکستان کا معاملہ دوسرے ممالک سے مختلف ہے۔ جیسے امت مسلمہ بقیہ امتوں سے مختلف ہے۔

بقول شاعر ۔

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشم ۷۵
پاکستان کا معاملہ باقی دنیا سے مختلف ہے۔ ہم نے اللہ سے اس وعدے پر ملک مانگا تھا کہ ہم اس میں اللہ کی شریعت کو نافذ کریں گے لیکن ہم ہو گئے، عہد وفا کرنے کی بجائے ہم ٹھوک بجا کر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کو جاری رکھنے پر تھے ہوئے ہیں، ہم ٹھوک بجا کر 14 اگسٹ کی سرکاری تقریب میں اور دوسرے جلسوں میں ناجی گانا کرو کر دنیا کو فاشی اور بے حیائی کا پیغام دے رہے ہیں۔ یہ ہمارے وہ اعمال ہیں جو عذاب کو دعوت دینے والے ہیں۔ ہمیں ڈرنا چاہیے کہ یہ چھوٹے چھوٹے عذاب کل کسی بڑے عذاب کا پیش خیمه نہ بن جائیں۔ چنانچہ ہمیں توبہ واستغفار کی طرف پلٹنا چاہیے اور اجتماعی توبہ کی طرف آنا چاہیے جو کہ یہ ہے کہ ہم اس ملک میں اللہ کے دین کو قائم کرنے کی کوشش کریں۔

سوال: ان مشکل حالات میں ہیومن رائٹس کے نعرے لگانے والی این جی او زکا کیا کردار ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: ان آزمائشوں کے بہت سارے پہلو ہوتے ہیں۔ ہم یہاں بڑے ٹھنڈے ماحول میں بیٹھ کر بات کر رہے ہیں، یہ بھی آزمائش ہے کہ ان ساری تکالیف سے ہمیں اللہ نے بچایا ہے تو کیا ہم شکر کر رہے ہیں؟ پھر اللہ نے اگر ہمیں دے کر رکھا تو ((واحسن کما احسن اللہ الیہ)) کے مصدقہ ہمیں بھی لوگوں کے ساتھ بھلانی کرنی چاہیے۔ یہ ہمارا امتحان ہے۔ پھر کیا ہمارا دل نرم ہوا کہ نہیں ہوا؟ کیا ہم اللہ کے حضور تھہائی میں روتے ہیں؟ کیا ہم نے گڑگڑا کر اللہ سے معافی مانگی ہے یا نہیں، توبہ کی ہے یا نہیں۔ اسی طرح ہیومن رائٹس کے نام پر ”میرا جسم میری مرضی“ کے نعرے لگانے والے اور لبرل زعورتوں کو گھر سے باہر نکالنے کے لیے آکر کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن اس مشکل کھڑی میں وہ نظر نہیں آتے بلکہ دوسرے لوگ بالخصوص دینی جماعتوں کے لوگ، مدارس کے طلبہ و اساتذہ اس کا ریخیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ شاید ان کی تصاویر اور بیانات میں نظر نہیں آتے لیکن وہ اللہ کے بندے لگے ہوئے ہیں۔ یہ سب

سوال: آج کل لوگوں کی اکثریت اپنا ستر نہیں چھپاتی اور وہ مختصر بس پہن کر نکلتے ہیں۔ ہم کیے ان کو روکنے کے لیے اقدامات کر سکتے ہیں؟

امیر تنظیم اسلامی: عجیب معاملہ ہے۔ بڑی بڑی کمپنیز کے بڑے بڑے آفیشلز ہفتے کے دن شارٹس پہن کر باہر گوم رہے ہوتے ہیں اور شاپنگ بھی کر رہے ہوتے ہیں ان کے اس خلاف شریعت عمل پر کسی کو کوئی پریشانی نہیں لیکن جو بندہ سنت رسولؐ کی پیروی میں صرف شخص کھولے رکھے اس پر لوگوں کو پریشانی ہو جاتی ہے۔ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ معاشرے میں کیسی سوچ پر وان چڑھ رہی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ مسلم معاشرے میں اللہ تعالیٰ کی ذات کی عظمت، اللہ کی محبت کا عنصر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا عنصر اگر دل میں ہو تو پھر شریعت کا ہر حکم انسان بجالائے گا۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ اس پہلو کے حوالے سے ہمارے ہاں کمی ہے۔ یہ پہلو اگر ہم پہلے اجاء کر سکیں تو پھر اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانے میں مشکل نہیں ہوگی۔ یقیناً قرآن پاک میں اعمال کا تقاضا ہے مگر ایمان کا معاملہ پہلے ہے۔ اما عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اول اول اللہ تعالیٰ نے مکی سورتیں نازل فرمائیں جن میں ایمانیات، جنت، جہنم اور آخرت کا بیان ہے اور کچھ اخلاقی ہدایات بھی ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اول اول شراب اور سود کی حرمت اور دیگر احکامات دیے ہوتے تو لوگوں کو عمل پیرا ہونے میں کافی مشکلات ہوں گے۔ گویا اسلام میں پہلے ایمان کو اجاگر کرنے میں محنت ہوئی اور اس کے بعد اعمال کے تقاضے آئے۔ چنانچہ پھر لوگ خود پوچھ رہے ہیں:

«يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْحَمْرَةِ وَالْمَيْسِرِ ط» (البقرة: 219)

«وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَمِ ط» (البقرة: 220)

یعنی سوال کب ہوئے جب ایمان کی آبیاری ہو چکی تھی۔ بہر حال جب معرفت رب اور ایمان کی آبیاری ہوگی تو پھر چاہے سترو پرده یاد گیر احکامات ہوں ان پر عمل کرنے میں پیش نہیں کیا جائے۔ اس کے بعد ایمان کی آن شاء اللہ!

سوال: عربوں کو سب چیزیں معلوم ہیں کیونکہ وہ عربی جانتے ہیں اور قرآن عربی میں نازل ہوا۔ لیکن پھر بھی وہ اسلام، شریعت اور خلافت کے نظام کو کیوں نہیں اپناتے؟

امیر تنظیم اسلامی: بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرا راحمؒ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ہم اس دور میں مجرمین کی لست بنائیں تو بہر حال مجرم نمبر ایک عرب ہیں، جن کے

ہاں قرآن حکیم موجود ہے اور ان میں سے کئی اس کے جاننے والے ہیں مگر انہوں نے اس کو نافذ نہیں کیا۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے تھے کہ مجرم نمبر دو، ہم پاکستانی ہیں کہ جنہوں نے اسلام کے نام پر ملک کو حاصل کیا لیکن اس کو نافذ نہیں کیا۔ اگر ہم سوال عربوں کے بارے میں کر رہے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ان کو عربی آتی ہے لیکن جو عجمی ہیں، اردو بولنے والے ہیں ان کو اردو میں بھی تو قرآن پاک کی basics سمجھ میں آتی ہیں اور یہ دعویٰ بھی ہم کرتے ہیں کہ ہم نے یہ ملک اسلام کے نام پر لیا ہے۔ یہ دعویٰ کسی عرب ملک نے بھی نہیں کیا۔ اس کا مطلب ہے کہ جس طرح ہم دنیا کی محبت میں ڈوب کر قرآن حکیم اور دین کو پس پشت ڈال رہے ہیں یعنی ممکن ہے اسی حب دنیا کی وجہ سے کتاب الہی اور دین کی تعلیمات کو عرب میں پس پشت ڈالا جا رہا ہو۔ وہاں بادشاہت ہے۔ جو حکمرانی پر فائز ہو چکا ہو یعنی ممکن ہے کہ وہ دنیا کی محبت میں ڈوب کر اللہ کے احکامات کو پس پشت ڈالے۔ جن کے پاس حکمرانی ہے ان کا معاملہ زیادہ سخت ہو جاتا ہے کیونکہ حدیث کے مطابق: ((الناس على الدین ملوك)) ”لوگ اپنے بادشاہوں کے دین پر ہوا کرتے ہیں۔“

بہر حال ہر ایک اپنی محنت کا ذمہ دار ہے، وہ محنت کر لے تاکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جوابدی آسان ہو جائے ورنہ یہ تبصرے آسان تو ہیں لیکن ان پر عمل کرنا زیادہ اہم ہے۔ ہمیں چاہیے کہ حکمرانوں کے لیے دعا کریں جو ہر ایک کر سکتا ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے کہ بندوں کے دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتے ہیں۔ اللہ جب چاہے انہیں پھیر دے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے کہ اے اللہ! عمرو بن ہشام یا عمر بن خطاب میں سے کسی ایک کو میری جھوٹی میں ڈال دے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف دعا نہیں کرتے تھے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو جہل کے دروازے پر جا کر دعوت بھی دی ہے۔ ہمارے لیے جتنا کرنا ممکن ہے وہ تو ہم کریں۔

سوال: میں تنظیم اسلامی میں شامل ہونا چاہتا ہوں لیکن میرے والدین کا موقف ہے کہ دین کا کام دوسرے درجے کا ہے اور مولویوں کی معاشرے میں کوئی حیثیت نہیں ہے اور تنظیم اسلامی والے توانہ پسند مولوی ہیں۔ یعنی وہ سب کو علماء سوء سمجھتے ہیں۔ ایسی صورت حال میں، میں کیا کروں؟ **امیر تنظیم اسلامی:** پہلی بات یہ ہے کہ علماء دو قسم کے ہیں۔ ایک علماء حق ہیں جن سے اللہ کی زمین کبھی قرآن میں علیحدہ انتظام ہوتا ہے وہاں خواتین کو لا یا جاسکتا

خالی نہیں رہے گی چاہے وہ تعداد میں کم ہوں۔ دوسرے علماء سوء ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ علماء سوء کے شر سے اللہ ہمیں اور امت کو محفوظ رکھے اور ہمیں علماء حق کی قدر کرنے اور ان سے جڑے رہنے کی توفیق دے۔ اس وقت امت کے زوال کا دور ہے اور یہ زوال ہر طبقے میں ہے الہذا دینی طبقات میں بھی زوال پایا جائے گا۔ اس میں دورائے نہیں ہو سکتیں۔ بعض مرتبہ کچھ لوگوں کے ایسے تجربات ہو جاتے ہیں۔ یعنی ان کا مشاہدہ درست ہوتا ہے لیکن سامنے والے کا طرز عمل غلط ہوتا ہے۔ اس مشاہدے اور تجربے کی بنیاد پر وہ اس ایک مثال کو across the board apply کر دیتے ہیں کہ یہ مولوی تو ہوتے ہی ایسے ہیں۔ اگر کسی کے والدین یا بزرگ خداخواست اس طرح کی کیفیت میں ہیں اور ان کا بینا یا بھائی تنظیم اسلامی میں شامل ہونا چاہتا ہے تو ہم اس کو مشورہ دیتے ہیں کہ تم تنظیم میں شامل نہ ہو لیکن نماز، دروس میں شرکت اور دوسرے تنظیمی امور میں شریک ہو جایا کرو جہاں تک ممکن ہو۔ یہاں تک کہ پھر آپ کا کردار اور عمل ان کو اس بات پر آمادہ کرے کہ ہمارا بینا غلط جگہ نہیں جا رہا۔ پھر ساتھ ساتھ تنظیم کے سینئر حضرات کی اپنے والدین سے ملاقات کا اہتمام کروائیں تاکہ ان کو اطمینان ہو کہ صحیح لوگ ہیں۔ کوئی ان کی دنیوی منفعت نہیں ہے، کوئی گدیوں کا مسئلہ نہیں ہے یاماں کمانے کا مسئلہ نہیں ہے۔ جب والدین بالکل مطمئن ہو جائیں تو پھر باقاعدہ تنظیم میں شمولیت اختیار کرو۔ اس وقت اگر وہ آپ کو شامل نہیں ہونے دے رہے تو ہم بھی آپ پر زبردستی نہیں کریں گے۔ آپ ان کی فرمانبرداری کرو اور کردار سے ثابت کرو کہ میں صحیح سمت میں جا رہا ہوں۔ یہ اطمینان آپ ان کو دو گے تو وہ نہ صرف آپ کو شامل ہونے دیں گے بلکہ ہو سکتا ہے خود بھی شامل ہو جائیں۔ ہمارے ہاں اس طرح کے کمیز پہلے بھی آئے ہیں لیکن ان کے سامنے یہی عملی تجربات اپنانے کا مشورہ دیا اور الحمد للہ کامیابی ملی ہے۔ اس کے علاوہ بھی بعض ایسے حضرات ہیں جو شادی شدہ ہیں، ان کے بھی مسائل ہوتے ہیں۔ آخر مرد قوام ہیں وہ شامل ہو جاتے ہیں لیکن ہم ان کو بھی مشورہ دیتے ہیں کہ فیملی کو آن بورڈ لیں۔ ان کی جائز حاجات پوری کریں، ان کو وقت دیں اور پھر ان کا بھی اطمینان ہو کہ ہمارا بندہ غلط لوگوں کے ساتھ نہیں ہے۔ فیملیز کے لیے بھی انٹریکشن ہو سکتی ہے، ہمارے دروس قرآن میں علیحدہ انتظام ہوتا ہے وہاں خواتین کو لا یا جاسکتا

ہے۔ اگر اس طرح فیملیز کو آن بورڈ لیا جائے گا تو پھر بندہ بہت عمدہ دلجمی سے کام کر سکے گا۔

سوال: آج کل کسی کے صحیح یا غلط ہونے کا معیار پہچانا مشکل ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد فرماتے تھے کہ دین کے لیے کون کتنا مخلص ہے تم دیکھو اس کا اختتام کیسا ہے، یا وہ کتنا امیر ہے۔ موجودہ دور میں کسی عالم کو صحیح یا غلط سمجھنے کا کیا معیار ہونا چاہیے؟

امیر تنظیم اسلامی: جہاں تک اس بات کا تعلق

ہے کسی کے اختتام کو دیکھا جائے کہ وہ کتنا امیر ہے۔ اس میں ڈاکٹر اسرار احمد کے فرمانے کا یہ مطلب نہیں تھا۔ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کو اپنے والدین کی وراثت میں اتنا پیسہ ملا ہو کہ اس کا کاروبار چلتا رہا اور اس کی سورس آف انکم چلتی رہی اور اس کے پاس مال موجود ہے۔ الحمد للہ وہ زکوٰۃ بھی ادا کر رہا ہو گا اور راہ خدا میں بھی خرچ کر رہا ہو گا اور ایک مناسب حال زندگی بھی گزار رہا ہو گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ایک بندے کو اللہ نے صلاحیت دی ہے اور اس نے کوئی کاروبار کیا ہے یا وہ پروفیشنل اعتبار سے بڑا ماہر تھا اور ترقی کر گیا۔ غالباً ہمارے ان بھائی کے ذہن میں سورۃ التوبہ کی آیت: 34، 35 کے درس کے حوالے سے بات ہو گی۔ قرآن کے اس مقام کی روشنی میں ڈاکٹر صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ایک شخص کو دینی اعتبار سے اللہ نے ایک مقام دیا، اب وہ اپنی اس دینی پوزیشن کو بنیاد بنا کر رہا ہے تو یہ واقعی غلط ہے۔ البتہ اگر کوئی دینی شخصیت اپنے پیشے، وراثت کے مال یا حلال کاروبار کی وجہ سے امیر ہو گیا تو وہ الگ شے ہے۔ پھر یہ کیسے معلوم کریں کہ کون حق پر ہے اور کون باطل پر ہے۔ ڈاکٹر صاحب اس ضمن میں ایک حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن وہ ہے جسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ یاد آئے۔ لہذا جس کے معاملات اور کردار کو دیکھ کر تمہیں اللہ تعالیٰ یاد آتا ہو، جس کے پاس بیٹھ کر تمہیں آخرت کی فکر پیدا ہو، دنیا سے بے رغبتی تھمارے اندر پیدا ہو تو وہ بنده صاحب حق ہو گا۔ ان شاء اللہ! باقی رہا ایک دوسرے پر الزام لگانا، ہر ایک بھی کہتا ہے کہ میں صحیح ہوں دوسرا غلط ہے۔ اس کا حل وہی ہے جو مفتی تقی عثمانی صاحب نے بتایا ہے۔ ان سے سوال کیا گیا کہ کون حق پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کم سے کم اتنے پر تو آ جاؤ کہ جو سب کے نزدیک متفق علیہ ہے، اس پر عمل پیرا ہو جاؤ۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ مسلمانوں کے مکاتب فکر میں اتفاقی معاملات

زیادہ ہیں اور اختلافی کم ہیں لیکن بدقتی سے لڑانے اور بحث و مباحثے والی باتیں زیادہ ہائی لائٹ ہو جاتی ہیں۔ تمام مکاتب فکر کے ہاں جھوٹ بولنا، غیبت کرنا، سود کھانا، فلمیں ناج گاندیکھنا وغیرہ متفق علیہ ممنکرات ہیں۔ جو چیزیں متفق علیہ ہیں ان پر عمل درآمد شروع کر دیں تو میرا گمان ہے کہ پھر تھوڑے بہت اختلافی معاملات پر بحث و مباحثے کا وقت عام آدمی کے پاس نہیں بچے گا۔

قرآن مجید اہل کتاب سے کہتا ہے:

﴿تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَّا إِيمَانَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾
(آل عمران: 64) ”آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان بالکل برابر ہے“
یہ نصاری سے بات ہو رہی ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کو خدا، خدا کا بیٹا مانتے ہیں جو بہت بڑا شرک ہے۔ اور ہم آپ کو اللہ کا بندہ اور اللہ کا رسول مانتے ہیں۔ وہ انجیل کو مانتے ہیں جس میں تحریف ہو گئی، قرآن پاک کو نہیں مانتے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے۔ لیکن اللہ فرماتا ہے:
﴿أَلَا نَعْبُدُ إِلَّا اللَّهُ﴾ ”کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں“

کم زکم اس بات پر تو آؤ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے۔ نصاری سے ہمارے اختلافات زیادہ اور اتفاقات کم ہیں، وہاں قرآن کہتا ہے کہ اتفاق کو ہائی لائٹ کرو۔ اسی طرح جہاں اتفاقات زیادہ اور اختلافات کم ہیں وہاں ہم اتفاقات کو فوکس کر کے عمل کے میدان میں آگے نہیں بڑھ سکتے؟ بہر حال اگر کسی کو پھر بھی کنفیوژن ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے مانگے۔ احمدنا الصراط المستقیم کی دعا جنت میں داخلے کے لیے ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ صدق دل سے مانگنے والے بندے کی کنفیوژن دور کر کے اس کو صحیح را نہیں دکھا سکتا؟ اللہ تعالیٰ قادر ہے وہ ضرور دکھائے گا۔

سوال: اسلامی لحاظ سے بچوں کی پرورش کیسے کی جائے؟
امیر تنظیم اسلامی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے، اس کے ماں باپ اس کو یہودی، نصرانی اور مجوہ (مشرک) بناتے ہیں۔ بچے کا پہلا مدرسہ، سکول، ٹریز، مینورس اس کے والدین ہیں۔ ماں کا کردار بہت بڑا ہے لیکن باپ کا روں بھی کم نہیں ہے۔ اگر ہم والدین اپنے آپ کو سیدھا رکھیں گے تو ہماری اولاد بھی سیدھی رہے گی۔ ان شاء اللہ! موجودہ دور میں ہرشے آؤٹ آف سورس ہو گئی ہے۔ ایک سال کے بچے کے لیے بھی ڈے

کیسے اور بے بی سنتر دستیاب ہے۔ یعنی جس بچے کو ماں کی ممتا نہیں مل رہی، ماں کا لمس اس کے وجود کو نہیں مل رہا تو اس بچے کو کہاں سے شفقت ملے گی اور اس کا کردار اور اخلاق کیسے بنے گا؟ پھر ہم اپنے بچوں کو اداروں میں ڈالتے ہیں۔ یقیناً ادارے مددگار ہو سکتے ہیں لیکن بچے کی فطری تربیت میں جو کردار والدین ادا کر سکتے ہیں وہ کوئی ادارہ نہیں کر سکتا۔ یہ بھی کہا جاتا کہ بچے بڑے ہو گئے ہیں کیا کریں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے جاری ہے تھے، وہ اپنے بیٹوں اور پتوں سے پوچھتے ہیں:

«مَا تَعْبُدُونَ وَمَنْ أَبْعَدْتُّ» (البقرہ: 133)

”تم کس کی عبادت کرو گے میرے بعد؟“

دنیا سے جاتے وقت بھی یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹوں کو نصیحت فرمائے ہیں۔ یعنی بچوں کی تربیت لائف ٹائم چلتی رہے۔ والدین خود باعمل ہوں گے تو ان کے بچے بھی باعمل بیٹیں گے۔ شریعت میں نماز کی بہت تاکید ہے۔ باپ کو کہا گیا ہے کہ فرض نماز مسجد میں ادا کرے لیکن سنت و نوافل گھر میں ادا کرے۔ جب وہ یہ عمل کرے گا تو بچے خود بخود کاپی کریں گے۔ پھر والدین اللہ سے دعا بھی کریں۔

﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَرْوَاحِنَا وَذُرِّيَّتِنَا قُرْةً أَعْيُنِنَا﴾ (الفرقان: 74) ”اے ہمارے پروردگار! ہمیں ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرماء۔“

ہمارے ہاں تنظیم اسلامی میں نظم کے تحت اسرہ کا نظام ہے جس میں ہفتہ وار سب لوگ بیٹھیں، قرآن اور حدیث کا درس ہو، سیرت کا بیان ہو، کچھ لٹریچر کا مطالعہ ہو اور کچھ حالات حاضرہ پر بھی تھوڑا بہت کلام ہو جائے۔ ایسے ہی تنظیم یہ چاہتی ہے کہ رفقاء اپنے گھروں میں پورے خاندان کو لے کر بیٹھیں اور ایک گھر کا اسرہ قائم ہوتا ہے۔ پھر خواتین کے حلقوں کے لیے کچھ کتابوں کا ایک پیکچ ہے۔ اس سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ وہ میں بھی اپنے بچوں کے لیے استعمال کرتا ہوں۔ یعنی اپنے گھر کے اندر تعلیم و تربیت کا سیٹ اپ بنائیں۔ پھر جب بچے بڑے ہو رہے ہیں تو باپ مسجد میں ساتھ لے کر جائے۔ اسی طرح دینی اجتماعات میں ہمارے بچوں اور خواتین کی شمولیت ہونی چاہیے۔ یہ ایک سپورٹس ٹیروں ہو جائے گا۔ لیکن بنیادی طور پر والدین کو خود صراط مستقیم پر گامزن ہونا پڑے گا۔

سوال: امیر تنظیم اسلامی کے تمام اوقات تنظیمی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں صرف ہوتے ہیں۔ تنظیم اسلامی میں امیر

کے حصول معاش کا ذریعہ کیا ہوتا ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: تنظیم اسلامی میں امیر کا نائیل امیر تنظیم اسلامی کے ساتھ ساتھ دوسرے ذمہ داران (امیر حلقہ، مقامی تنظیم کے امیر) کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ پھر اس سے نیچے بھی ذمہ داریاں ہیں۔ باñی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے دور سے ہم نے باہمی مشاورت سے یہ طے کیا ہوا ہے کہ تنظیم کے ذمہ داران بامعاوضہ نہیں ہوں گے البتہ ان کو ٹرانسپورٹ یا رہائش کی سہولت تنظیم حسب ضرورت مہیا کرے گی۔ البتہ تنظیم کے دفاتر میں جو لوگ کام کر رہے ہیں (فلٹاٹ یا پارٹ ٹاؤن) ان کو مشاہرہ دیا جاتا ہے۔ اللہ رب العالمین کا یہ احسان ہے کہ جو لوگ بھی ان ذمہ داریوں پر رہے ہیں یا اس وقت ہیں ان کے پاس کوئی تبادل ذریعہ معاش موجود ہے۔ یہ ان کے لیے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سہولت کا معاملہ فرمایا ہے۔ کچھ استثنائی صورتوں میں کچھ لوگوں کو تنظیم کی طرف سے مشاہرے کی معاونت کی گئی۔ باñی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے جس سادگی اور تقاضت پر زندگی بسر کی ہے ہمارے لیے انہوں نے ایک بڑا چھاروں ماذل چھوڑا ہے۔ اللہ ان کے درجات بلند فرمائے۔

سوال: تنظیم اسلامی اپنا آخری اقدام کب کرے گی؟
امیر تنظیم اسلامی: ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے فرمایا تھا کہ اگر کم و بیش دولائہ افراد ہوں جو اپنی ذات پر مکملہ حد تک دین پر عمل پیرا ہوں اور سمع و طاعت کے خونگر ہوں تو پھر ہم کسی آخری اقدام کی بات کریں گے۔ سابق امیر حافظ عاکف سعید نے ترغیب کے لیے کہا تھا کہ تم کم سے کم پچاس ہزار تو ایسے آجائو تو شاید ہم اقدام کے بارے میں سوچیں۔ بہرحال اقدام اپنے وقت پر ہوگا کب ہوگا اللہ بہتر جانتا ہے۔ لیکن وہ اللہ کے فضل اور توفیق سے ہوگا اور باہمی مشاورت سے ہوگا۔ سردست ابھی بہت محنت کرنی ہے جو ہم کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس میں آسانی فرمائے۔ آمین!



ضرورت رشتہ

☆ لاہور میں رہائش پذیر فیملی کو اپنے بیٹے، عمر 26 سال، تعلیم بی اے، پرائیوٹ نوکری، کے لیے دینی مزاج کی حاصل لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0320-4118079

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(۱۳ ستمبر ۲۰۲۲ء)

جمعرات (۰۸ ستمبر) کو مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس میں آن لائن شرکت کی۔

جمعہ (۰۹ ستمبر) قرآن اکیڈمی ڈیپنس کراچی میں اجتماع جمع سے خطاب کیا۔

ہفتہ (۱۰ ستمبر) کی شام کو طے شدہ پروگرام کے مطابق نائب ناظم اعلیٰ جنوبی پاکستان کے ہمراہ حیدر آباد پہنچے۔ بعد نماز عشاء زیل پاک سوسائٹی میں ”سیلاپ و سود کی تباہ کاریاں اور ہماری ذمہ داری“ کے موضوع پر بھرپور خطاب فرمایا، جس میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ عشاہیہ کے بعد ایک رفیق تنظیم کے گھر رات قیام کیا۔

اتوار (۱۱ ستمبر) کو صبح ۹:۰۰ سے ۱۵:۱۰ بجے امراء، نقباء اور معاونین کے ساتھ مسجد جامع القرآن قاسم آباد

میں ملاقات کی، جس میں سوال و جواب کی نشست بھی ہوئی۔ بعد ازاں حلقہ کے دیرینہ بزرگ ساتھی قاضی طیب صاحب سے خصوصی ملاقات کی۔ ۱۰:۳۰ تا ۱۱:۰۰ بجے اجتماع رفقاء میں حلقہ کے تعارف کے بعد رفقاء

سے سوال و جواب کی بھرپور نشست ہوئی اور تذکیری خطاب فرمایا۔ پھر مبتدی و ملتزم رفقاء سے بیعت مسنونہ کا اہتمام کیا گیا۔ اندر وون سندھ سیلاپ سے متاثرہ علاقوں سے بھی رفقاء و احباب شریک ہوئے۔ بعد نماز ظہر

میاری کے سیلاپ زدہ علاقہ سے آئے ہوئے رفقاء و احباب سے تفصیلی ملاقات کی۔ امیر محترم خواہش کے باوجود راستوں کی بندش کی بناء پر متاثرہ علاقوں میں جا کر رفقاء و احباب سے بال مشافہ ملاقات کے لیے نہ جاسکے۔

تاہم سیلاپ سے متاثرہ ۹ رفقاء و احباب سے ٹیلیفون پر نخیریت معلوم کی اور تنظیم کی طرف سے تعاون کا یقین دلایا۔ بعد نماز مغرب مقامی تنظیم حیدر آباد سوسائٹی کے تحت قرآن مرکز ہیر آباد میں ”ہمارے مسائل کا حل: اجتماعی توبہ“

کے موضوع پر خطاب فرمایا، جس میں حضرات و خواتین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ بعد نماز عشاء ایک بنکویٹ

ہال میں ”سود و سیلاپ کی تباہ کاریاں اور ہماری ذمہ داری“ کے موضوع پر خطاب کیا، جس میں چند علماء کرام کے علاوہ رفقاء و احباب نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ وہاں سے فراغت کے بعد رات گئے کراچی واپسی ہوئی۔

منگل (۱۳ ستمبر) رات ۱۵:۱۰ تا ۰۹:۴۵ انسداد سود کے حوالہ سے ایک آن لائن گفتگو (Podcast)

میں شرکت کی اور انسداد سود کے ضمن میں تنظیم اسلامی کوششوں کا ذکر کیا نیز سوالات کے جوابات دیئے۔

(عاطف و حیدر صاحب بھی آن لائن شریک تھے)۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَادْخِلْهُمْ فِي رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمْ حِسَابًا يَسِيرًا

☆ حلقہ کراچی و سطحی گلشن جمال کے ملتزم رفیق محترم شعیب عالم کے چھاؤفات پا گئے۔

برائے تعزیت: ۰۳۴۴-۲۱۴۷۳۷۹

☆ محمد عزیز الرحمن خورشید خطیب جامع مسجد فاروقیہ مکوال کا جو اس سال بھانجہ حافظ محمد احمد وفات پا گیا۔

☆ محمد خلیل الرحمن علوی کے سرمهہ محمد نذیر وفات پا گئے۔

اللہ تعالیٰ مرحوین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَادْخِلْهُمْ فِي رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمْ حِسَابًا يَسِيرًا

امام و خطیب دستیاب

لاہور میں اگر کسی مقام پر خطاب جمع سے کے لیے فی سبیل اللہ امام و خطیب کی ضرورت ہو تو رابطہ کریں۔

برائے رابطہ: 0305-8280905, 0315-4952433

دجالیت کے آفاقی اور دینی مظاہر (III)

ڈاکٹر اسرار احمد عزیز اللہ

ہوں گے اور ہر علم کے نیچے بارہ ہزار فوج ہو گی، یعنی ساری ہے نولا کھوجن۔ یہ نیٹ جو تیار ہو رہی ہے اور اس کی مسلسل توسعہ کی جا رہی ہے تو یہ کس لیے ہے؟ حالانکہ نیٹ تو بنائی گئی تھی روس کے خلاف اور روس اب ختم ہو چکا ہے وہ ان کے لیے اب کوئی چیخ نہیں رہا۔ اگرچہ وہ دوبارہ ابھر رہا ہے لیکن ابھی اس کے اندر ان کا سامنا کرنے کا دم خم نہیں ہے۔ تو یہ نیٹ اسی لیے تیار ہو رہی ہے کہ مسلمانوں کے خلاف ان کا جو پانچ نکاتی ایجنسٹا ہے اس کو پورا کیا جاسکے۔ اور اس کے لیے ظاہر بات ہے ان کو جنگ کرنا ہو گی۔ گریٹر اسرائیل کے مجوزہ نقشہ میں انہوں نے عراق، شام، اردن اور لبنان کے پورے پورے ممالک شامل کیے ہیں۔ ترکی کا جنوبی حصہ اور سعودی عرب کا شمالی حصہ بشمول مدینہ بھی اس نقشے میں شامل ہے۔ مکہ مکرمہ کی بات وہ نہیں کرتے، اس لیے کہ یہودی کبھی بھی مکہ میں آباد نہیں رہے۔ اس کے علاوہ مصر کا جشن کا علاقہ بھی اس نقشے میں شامل کیا گیا ہے جوڈیلیٹا کا انتہائی زرخیز علاقہ ہے اور جہاں حضرت یوسف عليه السلام کے دور میں حضرت یعقوب عليه السلام اور ان کے گیارہ بیٹے جا کر آباد ہوئے تھے۔ تو یہ ان کا گریٹر اسرائیل کا منصوبہ ہے جس کے لیے بش نے جنگجویانہ پروگرام بنایا۔

صدر اوباما اور اس کی پالیسیاں

امریکہ میں جو اس وقت بہت بڑی تبدیلی آئی ہے کہ باراک حسین اوباما صدر امریکہ بن گیا ہے، اس سے بڑی امیدیں وابستہ کی جا رہی ہیں کہ شاید وہ کچھ تبدیلی لائے گا اور کچھ اچھا کام کرے گا، اس لیے کہ اس کی رگوں میں مسلمان کا خون ہے۔ اس کا باپ اور دادا کینیا کے سیاہ فام مسلمان تھے جبکہ ماں عیسائی تھی اور وابستہ امریکن تھی۔ لیکن اس ضمن میں پہلی بات تو یہ سمجھ لیجیے کہ امریکہ کی پالیسیاں دو ہوتی ہیں، ایک ڈومیٹک اور ایک گلوبل یا انٹرنیشنل۔ ان کی جب حکومتیں بدلتی ہیں تو ڈومیٹک پالیسیوں میں تو تبدیلیاں آ سکتی ہیں کہ نیکس کے اندر زیادتی یا کمی کردی جائے، شرح سود میں اضافہ کر دیا جائے یا کمی کردی جائے، امیگریشن پر پابندیاں لگائی جائیں یا دروازے کھول دیے جائیں، لیکن ان کی جو گلوبل، انٹرنیشنل یا فارن پالیسیاں ہیں ان کے اندر کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ ان کا نقشہ دس دس پندرہ سال پہلے سے بنایا رکھ دیا جاتا ہے۔ اس کے لیے ان کے ہاں بڑے بڑے

دجالیت کا اصل ہدف: عالم اسلام

اور خلیج کے دوسری طرف سعودی عرب کی مشرقی پٹی بھی اس نقشہ میں شامل ہے۔ پھر کویت اور عراق کا ایک جنوبی حصہ بھی اس میں شامل ہے جہاں شیعہ آباد ہیں۔ ان کو ملا کر ایک نئی عرب شیعہ ریاست بنانا ان کے پروگرام میں شامل ہے اور وہ یہ نقشہ شائع کر چکے ہیں۔

پھر یہ کہ ان کی دجالی تہذیب کے لیے بھی صرف عالم اسلام رکاوٹ ہے۔ باقی دنیا تو حیوان بن چکی ہے۔ وہاں آزاد شہوت رانی ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ عفت و عصمت بھی کسی شے کا نام ہے۔ جبکہ مسلمان ممالک میں بھی تک عفت و عصمت اور شرم و حیا کا تصور قائم ہے۔ والدین کا ادب اور عزت و احترام ابھی باقی ہے۔ بڑھاپ کے اندر ان کی خدمت کرنا مسلمان اپنا فرض سمجھتا ہے۔ خاندانی نظام ابھی باقی ہے۔ بیوی اور شوہر عمر بھر ایک دوسرے کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ پوری طرح وفادار رہتے ہیں۔ والدین کی ساری توجہ اولاد پر مرکوز ہے۔ اگرچہ کچھ غلطیاں کوتاہیاں ہو جاتی ہیں، لیکن مسلمانوں کا خاندانی نظام قائم ہے۔ جبکہ یورپ میں جب لڑکا لڑکی بالغ ہو جاتے ہیں تو والدین کہتے ہیں اب جاؤ اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاؤ، اب ہم ذمہ دار نہیں ہیں، ہم نے جتنا پالنا پوسنا تھا پال پوس دیا۔ لہذا ان کا خاندانی نظام بر باد ہو گیا ہے۔

صہیونیوں کا جو پانچ نکاتی ایجنسٹا ہے وہ بنیادی طور پر مشرق وسطیٰ سے متعلق ہے۔ مشرق وسطیٰ میں جو صورت حال بن رہی ہے اس سے مجھے اندریشہ ہے کہ یہودی شاید بہت جلد مسجد اقصیٰ اور قبة الصخرۃ کو گرا دیں۔ اس کے نتیجے میں ایک طوفان برپا ہو گا اور اس کو دبانے کے لیے پھر اتحادی افواج حملہ آور ہوں گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے کہ عیسائی تم پر اتنی علم لے کر حملہ آور آتا ہے جو خلیج کا مشرقی ساحل بنتا ہے جہاں عرب آباد ہیں،

پیش نظر ہوگی کہ اپنے پانچ نکاتی ایجنسٹے کو مکمل کرنے کے لیے پہلے پاکستان کے ایئمی دانت توڑ دیے جائیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ عالم اسلام کے اندر ایک طوفان آجائے اور عوامی بہاؤ کے اندر حکومتیں بہہ جائیں تو پھر یہ ایئمی ہتھیار بنیاد پرست مسلمانوں کے ہاتھ لگ جائیں۔ میں پہلے یہ سن کر ہنسا کرتا تھا جب لوگ یہ کہتے تھے کہ کہیں یہ ایئمی ہتھیار بنیاد پرستوں کے ہاتھ نہ لگ جائیں۔ میں کہتا تھا کہ کیا یہ ممکن ہے کہ پاکستان کے اندر بنیاد پرست مسلمانوں کی حکومت بنے؟ لیکن اب مجھے نظر آ رہا ہے کہ ہاں یہ ممکن ہے۔ جس دن مسجد اقصیٰ شہید کی گئی اور قبة الصخرہ کو گرا یا گیا تو عالم اسلام کے اندر ایک قیامت آ جائے گی۔ اسلامی ملکوں کی حکومتیں اور یہی جبکہ عوام اور ہیں۔ عوام کے جذبات مختلف ہیں۔ پھر واقعتاً ایک طوفان برپا ہو گا اور اسے دبانے کے لیے عیسائی فوجیں اتنی علم لے کر آئیں گی۔ یہ باتیں اب زیادہ ذُرُونَظُر نہیں آ رہیں۔

پچھے نہیں ہو گا جب تک کہ اللہ نہیں چاہے گا۔ ارشادِ الہی ہے: ﴿وَمَا تَشَاءُ وَنَ إِلَّا أَنْ يَشَاءُ اللَّهُ ط﴾ (الدھر: 30) چنانچہ ہو گا وہی جو اللہ چاہے گا۔

یہ میں نہیں کہہ سکتا کہ اللہ کا کیا نقشہ ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے اللہ ہمیں آخری سزادینے پر قتل گیا ہو۔ آخری سزا کے ہم مستحق تو ہو چکے ہیں۔ خاص طور پر عرب سب سے بڑے مجرم ہیں جن کی مادری زبان میں اللہ کا کلام موجود ہے اور پھر بھی انہوں نے اللہ کے نظام کو قائم نہیں کیا۔ ان کے ہاں بھی وہی مغرب کا نظام ہے، وہی سودی معیشت ہے وہی تہذیب و تمدن ہے۔ دوسرے بڑے مجرم ہم پاکستانی مسلمان ہیں جنہوں نے اسلام کے نام پر ایک ملک تقسیم کرایا۔ لاکھوں جانیں قربان ہوئیں، ہزار ہا عورتوں کی عصمت دری ہوئی، ہزار ہا عورتیں اور بچے اغوا ہوئے۔ یہ سب اسلام کے نام پر ہوا کہ ہمیں ایک ایسا خطہ زمین چاہیے جہاں ہم اسلام کا نظام قائم کر سکیں، لیکن کہاں ہے وہ اسلام؟ ہم نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ خلافی کی جس کی پاداش میں ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں آخری سزادے اور وہ یہود و نصاریٰ کے ہاتھوں ہو۔ یہ بات ضرور امریکہ کے

تھنک ٹھنکس ہیں۔ ان کے جو تین سب سے بڑے ادارے ہیں، یعنی سی آئی اے پیپلز گون (جو ان کی مسلح افواج کا مرکز ہے) اور سینیٹ ڈیپارٹمنٹ، ان میں انتہائی ذہین و فطیں لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، جو طے کرتے ہیں کہ ہمیں کیا کرنا ہے، اور کوئی بھی امریکی صدر آ کراس میں بال برابر تبدیل نہیں کر سکتا۔ لہذا بش کی یہ پالیسی جوں کی توں جاری رہے گی۔ اور اوباما نے جو سفید فام امریکیوں سے دوٹ لیے ہیں تو اس وجہ سے کہ اس نے عالم اسلام کے خلاف دوسروں سے بڑھ چڑھ کر باتیں کی تھیں، اگرچہ بعد میں اس نے کچھ زرم لب دلچسپی اختیار کیا۔ یہ ایفر و امریکنیز میں سے ہے۔ لہذا یہ خاص طور پر ایسے کام کرے گا کہ سفید چڑھی والے امریکی اور خاص طور پر یہودی لائبی ناراض نہ ہو جائے۔ چنانچہ اس نے پہلا کام یہ کیا ہے کہ ایک بڑے کثر یہودی کو واٹ ہاؤس کا چیف آف ٹھاف بنا یا ہے، جس کا نام رام عمانویل ہے اور یہ اسرائیل کی Likud پارٹی سے ہے جو زیادہ کلڑی، زیادہ مذہبی اور زیادہ انتہا پسند جماعت ہے۔ اس کے اقدام پر اسرائیل کے اخبارات نے فتح کے شادیا نے بجائے ہیں کہ اب ہمارے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں بن سکتا، اب تو ہمارا اپنا آدمی پورے سیکرٹیریٹ کی سب سے بڑی اتحارثی ہے۔ اس کے علاوہ اس نے ایک ہندو سونال شا کو اپنا مشیر بنایا ہے، جو ہندوؤں کی ایک متعصب اور مسلمانوں کی بہت شدید مخالف جماعت ”وشوا ہندو پریشد“ کے یوچہ ونگ ”بھرگنگ دل“ سے متعلق ہے۔ گویا جنوبی ایشیا کے لیے اوباما کا مشیر یہ ہندو ہو گا۔ لہذا اس سے کسی خیر کی توقع نہ رکھیے۔

سورۃ الاحزاب کی آیت 10 میں فرمایا گیا ہے: ﴿إِذْ جَاءَهُ وَكُمْ مِنْ فَوْقَكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ﴾ اور (یاد کرو وہ وقت) جب دشمن تمہارے اوپر سے بھی چڑھ کر آئے تھے اور بچے سے بھی، غزوہ احزاب کے موقع پر دشمن کی فوجیں اوپر سے یعنی شمال اور مشرق سے بھی آئی تھیں اور جنوب سے بھی جو نیچے کا علاقہ کھلاتا تھا۔ آج یعنی یہی صورت حال ہے جو میں نے آپ کو بتائی ہے کہ اس وقت ایک تو اوپر سے دجالیت کے تین غلاف ہیں اور زمین پر یہودی صہیونیوں اور عیسائی صہیونیوں سب کا یہی پروگرام بن رہا ہے کہ عالم اسلام کو درہم برہم کر دینا ہے اور مشرق وسطیٰ کے اندر ایک گریٹ اسرائیل قائم کرنا ہے۔ اگرچہ ان کے چاہنے سے

رفقاء متوجہ ہوں | ان شاء اللہ

”قرآن اکیڈمی یاسین آباد، کراچی (حلقة کراچی وسطی)،“ میں 07 اکتوبر 2022ء (بروز جمعہ المبارک نماز عصر تا بروز اتوار نماز ظہر)

مشہور مدرسین کوورس (نئے و متوقع مدرسین کے لیے) اور

مدرسین ریفریشر کوورس

کا انعقاد ہو رہا ہے

نوٹ: مدرسین ریفریشر کورس میں درج ذیل موضوعات پر باہمی مذاکرہ ہو گا۔

گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں:

☆ منیج انقلاب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ☆ محاضراتِ حدیث: ازد اکٹر محمود احمد غازی (باب 7 تا 12) زیادہ سے زیادہ مدرسین رفقاء متعلقہ پروگرام میں شریک ہوں۔

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لاٹمیں

برائے رابطہ: 021-36823201 / 0335-0379314

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 78-35473375 (042)

یونائیٹед نیشنز کی ایک بڑی تعداد کے ہمارے میں تو کہا جا سکتا ہے کہ وہ سیالب زدگان کی بروکری کی اولاد ہے اُس کا کیا کام ہے کہ وہ سیالب زدگان کی اولاد کرے؟ آپ سیگ مردا

اصل مسئلہ یہ ہے کہ جب ہم امریکہ سے امداد لیتے ہیں تو پھر ہمارے اندر ونی معاملات میں ان کی رسائی بڑھ جاتی ہے اور ہمارے قومی مفادات کو نقصان پہنچتا ہے: رضاۓ الحق

شیئن چاہتا ہے کہ پاکستان نے ایسا کرے ایسا نے مشرق کے ساتھ رہنا ہے یا انغرب کا ساتھ رہنا ہے ۱۰۰٪ اللہ ہمیں گل

پاکستان کے امریکہ اور چین سے تعلقات کی نئی صفت؟ کے موضوع پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

میزبان: دیم احمد
نہیں کر رہا بلکہ ہمارے تعلیم اور صحت کے شعبوں میں وہ کافی عرصے سے امداد دے رہا ہے۔ جس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوا لیکن جب وہ ڈیز اسٹریٹ میں ہمدردی کے طور پر ہماری امداد کر رہے ہیں تو اس پر ہم معرض کیوں ہیں؟

رضاۓ الحق: ہم ان کی مداخلت پر ہمیشہ اعتراض کرتے رہے ہیں۔ 2015ء میں وزیر داخلہ چودھری ثنا نے 18 غیر ملکی این جی اوز پر پابندی لگائی تھی جن میں اطلاعات کے مطابق یوایس ایڈ بھی شامل تھا۔ اس وقت پاکستان میں تقریباً ڈیڑھ لاکھ این جی اوز کام کر رہی ہیں جن میں سے اٹھارہ ہزار فارن فنڈ ڈیڑھ ہیں اور ان میں 175 انٹریشل این جی اوز ہیں۔ اب بظاہر وہ تعلیم یا صحت کے شعبہ میں خدمات دے رہی ہوتی ہیں لیکن حقیقت میں اپنے ایجنسٹے پر عمل پیرا ہوتی ہیں۔ ہمارے تعلیمی نصاب میں ان کی مرضی کی تبدیلیاں لائی جاتی ہیں جن کے ذریعے وہ ہماری آئندہ نسلوں کی ذہن سازی اپنے ایجنسٹے کے مطابق کرنا چاہتے ہیں۔ امریکہ کی این جی اوز جب پاکستان میں مداخلت کرتی ہیں تو بظاہر کچھ فوائد ہی نظر آ رہے ہوتے ہیں لیکن اس کے پیچھے نقصانات ہی ہوتے ہیں۔ دہشت گردی کی جنگ میں ہم نے امریکہ کا ساتھ دیا تو ہمیں نقصان ہی نقصان ہوا فائدہ کوئی نہیں ہوا۔ چین اور دوسرے ممالک کی مثالیں موجود ہیں کہ اگر وہاں کوئی قدرتی آفت آتی ہے اور نقصان ہوتا ہے تو وہ دنیا کے سامنے بھیک نہیں مانگتے، کشکول لے کر وہ ادھر ادھر پھرنا نہیں شروع کر دیتے۔ ہماری حکومت کے پاس ڈیز اسٹریٹ میجمنٹ کے وسائل اور ادارے موجود ہیں۔ پھر ہمارے مخیر حضرات نے بے تحاشا مدد کی کوشش کی۔ الخدمت فاؤنڈیشن کی ویب سائٹ کو دیکھیں تو 45 ہزار

کے ذریعے مختلف ممالک پر پریشر ڈال کر بھی اپنے مفادات حاصل کرتا ہے اسی طرح اپنے تھنک ٹینکس، یوایس ایڈ، رینڈ کار پوریشن، بروکنگ انسٹیوٹ، جان ہا پکنر وغیرہ کے ذریعے بھی اپنے مفادات حاصل کرتا ہے۔ یعنی امریکہ اپنی خارجہ پالیسی کے لیے، دوسرے ممالک کو اپنا اتحادی بنانے اور انہیں اپنا ماتحت بنانے کے لیے چوکھی جنگ لڑ رہا ہوتا ہے۔ اس کے لیے مذکورہ بالاتمام ادارے

سوال: سینٹ کام امریکی محکمہ دفاع کا ایک ادارہ ہے جسے ہمارا جی ایچ کیو ہے۔ اس کی طرف سے ایک بیان جاری ہوا ہے کہ ہم پاکستان کے سیالب زدگان کی مدد کے لیے ایئر بریجن بنائیں گے۔ سینٹ کام کے اس بیان کا کیا مطلب ہے؟

رضاۓ الحق: امریکی وزارت دفاع کی دنیا بھر میں سات مختلف کمانڈز ہیں۔ سینٹ کام اصل میں سنٹرل کمانڈ آف دی آرمڈ فورسز کا مخفف ہے۔ یورپ میں ان کی یورپین کمانڈ ہے، افریقہ میں افریقن کمانڈ ہے۔ اسی طرح جنوبی ایشیاء میں انڈو پینک کمانڈ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کے پاس افرادی قوت اور نیٹ ورک بھی موجود ہوتا ہے اور جہاز بھی ہوتے ہیں جن کے ذریعے وہ مختلف جگہوں پر جاسکتے ہیں۔ اسی طرح یوایس ایڈ کے متعلق ہمیں بتایا جاتا ہے کہ وہ امریکہ کی ایک این جی او ہے جو لوگوں کی بہبود کے لیے کام کرتی ہے حالانکہ وہ امریکہ کی فارن پالیسی کے نول کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ یوایس ایڈ کے اپنے ڈاکومنٹ میں اس کی جو تعریف ہے وہ اس طرح ہے: United states agency for international development ان کا کہنا ہے کہ اس وقت امریکہ کے پاس اپنے مفادات اور مقاصد کو حاصل کرنے اور پوری دنیا میں اس کے غلبے کو قائم کرنے کے لیے تین بنیادی ذرائع ہیں:

1- ڈیپس 2- ڈیپو میسی 3- ڈیلپیمنٹ

وہ کہتے ہیں کہ ہمارا اس تناظر میں دنیا بھر میں روک ہو گا۔ یعنی امریکہ جس طرح دنیا کے مختلف ممالک میں عسکری حملے کر کے اپنے مفادات حاصل کرتا ہے اور کئی مرتبہ وہ بین الاقوامی اداروں (آئی ایم ایف، ورلڈ بینک وغیرہ) کے ذریعے

مرقب: محمد رفیق چودھری

اور ہنگنڈے استعمال ہوتے ہیں۔ اب اس وقت جو بات سامنے آئی ہے کہ یوایس ایڈ سینٹ کام کے ساتھ مل کر UAE سے 17-C کی 20 فلائیٹس پاکستان کے نورخان ایئر بیس پر سیالب زدگان کے لیے اتارے گا۔ انہوں نے تقریباً 16 ارب روپے کا امدادی سامان دیا ہے لیکن حکومت پاکستان نے اپنی طرف سے بھی 40 ارب روپے کا کیش اناونسمنٹ کر دیا ہے۔ پی ٹی آئی کے چیزیں عمران خان نے بھی دو ٹیلی ٹھوڑے کے ذریعے دس ارب روپے کی امدادی رقم اکٹھی کی ہے۔ پھر ہمارے ملک کی این جی اوز بھی سیالب زدگان کی امداد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں۔ اگر اس صورت حال کو سامنے رکھیں تو ہمیں امریکہ کی اس امداد کی ضرورت ہے ہی نہیں کیونکہ 6 ارب حقیقت میں کچھ بھی نہیں ہیں۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ جب ہم ان کی امداد لیتے ہیں تو پھر ان کی رسائی ہمارے اندر ونی معاملات میں بڑھ جاتی ہے اور پھر وہ ہمیں اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں جس کی وجہ سے ہمارے قومی مفادات کو نقصان پہنچتا ہے۔

سوال: یوایس ایڈ پاکستان میں پہلی دفعہ کوئی آپریشن

سے ان کے 9 بلین ڈالرز ضبط کر لیے جس کی وجہ سے وہاں معاشری عدم استحکام پیدا ہو رہا ہے، بیماریاں ہیں اور حکومت کو بہت مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ اب امریکہ یہ چاہتا ہے کہ بھارت کے ذریعے افغانستان کے اندر اپنا ایک مقام پیدا کرے اور وہاں ایک دوستانہ انداز میں داخل ہو جو اس کے لیے ممکن نہیں ہو پائے گا کیونکہ اگر افغان طالبان ایسا کام کریں گے تو بھارت وقتی طور پر ان کا ساتھ ضرور دے گا لیکن وہ دل سے ان کو قبول نہیں کرے گا اس لیے انہیں مستقبل میں پھر پاکستان کی ضرورت پڑے گی لہذا اب امریکہ بطور ”دوست“ اس خطے میں آنا چاہے گا تاکہ اس خطے کا توازن اُس کے حق میں ہو۔ اصل میں روس اور یوکرائن جنگ کے بعد امریکہ دنیا کی واحد سپرپاور کا نائٹل کھو چکا ہے کیونکہ اب اس کے مقابلے میں روس اور چین بھی موجود ہیں۔ چین پس پرده کھڑا ہے اور روس سامنے للاکار رہا ہے۔ اس بات پر مختلف یورپیں ممالک میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے۔ روس نے جنگ کے اوائل میں ہی اپنے سیاسی، دفاعی اور سفارتی مقاصد حاصل کر لیے تھے، اب اس جنگ کو طوالت دینے کا مطلب ہے کہ یورپی ممالک یہ سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ یوکرائن کے بعد ان کا نمبر تو نہیں آجائے گا۔ اس صورت حال میں پاکستان کا مقام امریکہ کی نظر میں بڑھے گا اور وزیر اعظم پاکستان کا حالیہ متوقع دورہ بہت اہمیت کا حامل ہے جس میں وہ پہلے برطانیہ جائیں گے ملکہ کی آخری رسومات میں شرکت کے لیے اور پھر وہ امریکہ جائیں گے۔ ہمیں وہاں دیکھ کر پتا چلے گا کہ پاکستان کو مستقبل میں کس ڈگر پہ ڈالنا ہے۔ ان حالات میں پاکستان کا کردار بڑھے گا لیکن ہمیں پھونک پھونک کر قدم رکھنا پڑے گا۔ کیونکہ اگر ہم نے غلطی کی تو ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ امریکہ صرف وقتی فائدے لیتا ہے وہ مفادات کا ساتھی ہے۔ اب پاکستان کو اپنے مفادات کے مطابق فصلے کرنے پڑے گے۔

سوال: پچھلے کچھ عرصے سے پاکستان معاشی، عسکری حوالے سے چین کے بہت قریب تصور کیا جا رہا تھا اور امریکہ سے تھوڑی سی دوری اختیار کیے ہوئے تھا لیکن اب ہم دوبارہ امریکی کمپ میں داخل ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہمارے اس شفت چنج سے پاکستان پر کیا اثرات ہوں گے؟

رضاء الحق: اس میں کوئی شک نہیں کہ امریکہ وقت اور مفادات کا ہی ساتھی ہوتا ہے۔ ہماری 75 سالہ تاریخ میں امریکہ نے ہر موز پر ہمیں دھوکا دیا۔ ایک دھوکہ اس

ایران پہلے نکل چکا تھا لہذا اب اس کی توجہ پاکستان کی طرف ہوئی ہے۔ کیونکہ گزشتہ چند سالوں سے پاکستان امریکہ کے یکمپ سے کھسک کر چین کی طرف جا رہا تھا۔ لہذا یہ امریکہ نے پاکستان پر سفارتی حملہ کیا ہے۔ امریکہ کی طرف سے ایک بہت اہم بیان جاری ہوا ہے کہ ہم پاکستان کے F-16 طیاروں کی سرو سنگ فراہم کر رہے ہیں تاکہ پاکستان وہشت گروں سے نمٹ سکے اور اس کے لیے وہ پاکستان کو 45 کروڑ ڈالر کی امداد دے رہا ہے۔ یعنی امریکہ بڑی تیزی سے پاکستان کے معاملات میں دخل انداز ہو رہا ہے۔ اسی لیے سینٹ کام جیسا جنگی ادارہ یہاں مصروف ہے اور اس کو سیلا بزدگان کی مدد کے بہانے موقع دیا جا رہا ہے۔ 2005ء میں جب زلزلہ آیا تھا اور اس کے بعد بھی امریکہ اسی انداز سے پاکستان میں داخل ہونا چاہتا تھا تو ذرائع کے مطابق اس وقت پرویز مشرف نے امریکہ کی بہت ساری آفرز کو اسی وجہ سے رد کر دیا تھا۔ بہر حال میں یہی کہوں گا کہ حکومت پاکستان کو امریکہ کی اس چال کو سمجھنا چاہیے اور سینٹ کام کی مداخلت کو روکنا چاہیے۔ کیونکہ پاکستان کو امریکہ اپنے دفاعی معاملات میں استعمال کرنا چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ افغانستان کے وزیر دفاع ملائیعقوب (فرزند ماعمر) نے پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ پاکستان امریکہ کو ہمارے خلاف فضائی کارروائیوں میں مدد دے رہا ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ رہے ہے کہ حقیقت میں ایسا ہی ہوا ہو گا لیکن تاثر تو یہی جا رہا ہے۔ اصل میں امریکہ کو چین سے بہت بڑا مسئلہ ہے، اسی لئے وہ چین کے ہمسایہ ممالک میں ایسی موجودگی حاصل تھے۔

سوال: جزل حمید گل مرحوم امریکہ کے حوالے سے فرمایا کرتے تھے کہ نائن الیون بہانہ ہے، افغانستان ٹھکانہ ہے اور پاکستان نشانہ ہے۔ افغانستان سے جانے کے بعد اب امریکہ کی پالیسی کیا ہے؟

عبدالله حمید گل: یقیناً امریکہ اس خطے سے گیا ہے لیکن کیا وہ ہماری سوچ اور عمل سے گیا ہے؟ یہ ممکن نہیں ہے کہ امریکہ مشرقی یورپ سے لے کر روس تک اور روس سے لے کر وسطیٰ ایشیائی ممالک تک اور پھر ایران، افغانستان اور پاکستان کا خطہ روس اور چین کے رحم و کرم پر چھوڑ دے۔ اس لیے کہ بطور جارح اس کو شکست فاش ہوئی ہے اور ہم نے دو دہائیوں میں ان کا حال دیکھا، وہ اللہ کا مجhzہ ہے جس میں ممولے کو شہباز سے ٹکراایا اور پھر جیت ایمان والوں کی ہوئی لیکن اس کے بعد امریکہ نے یہ کیا کہ افغان قوم کا معاشی بازو مردوڑا اور ناجائز طریقے

خدمت گاران کے پاس موجود ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ وہ تقریباً 55 سے زیادہ ریلیف اور ریسکو آپریشن کر جکے ہیں۔ وہاں سینٹ کام آئے کے کیا اضافی کر لے گا۔

ایوب بیگ مزرا: یو ایس ایڈ ہو یا دوسری عالمی این جی اوز ہوں کوئی ان کے بارے میں کہہ سکتا ہے کہ وہ پاکستان میں بڑا اچھا کام کر رہی ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ سینٹ کام کا کیا کام ہے کہ وہ سیلا ب زدگان کی امداد کرے؟ وہ تو خالصتاً جنگی ادارہ ہے۔ کیا اس نے کبھی امریکہ میں قدرتی آفات میں لوگوں کی مدد کی؟ یہ اصل میں نیت کی خرابی ہے، جیسے ایسٹ انڈیا کمپنی بر صغیر میں ایسا ہی عذر تراش کردا خل ہوئی تھی۔ سینٹ کام کی اس معاملے میں مداخلت تشویشناک ہے لہذا ہمارے حکمرانوں کو سنجیدگی کے ساتھ اس پر سوچنا چاہیے۔

سوال: 15 اگست 2021ء کو امریکہ اپنے بیس سالہ تسلط کے بعد افغانستان سے نکل گیا۔ اس وقت بعض دانشوروں کا خیال تھا کہ اب امریکہ اس خطے کا دوبارہ رخ نہیں کرے گا۔ لیکن ایک سال ہو چکا ہے کیا امریکہ کا روں دانشوروں کی رائے کے مطابق ہے یا اس کے برعکس ہے؟

ایوب بیگ مرزا: ایسے دانشور اگر یہ کہتے کہ امریکہ اب افغانستان میں کبھی واپس نہیں آئے گا تو ان کی بات میں وزن ہوتا، خطے کو امریکہ کبھی چھوڑ ہی نہیں سکتا۔ امریکہ افغانستان سے نکل کر کمزور نہیں پڑ گیا۔ وہ اب بھی دنیا کی سب سے بڑی اقتصادی اور عسکری طاقت ہے۔ دنیا کی باقی ساری قوتوں میں بھی جامیں تب بھی وہ امریکہ کے برابر نہیں پہنچ سکتیں۔ امریکہ نے کبھی بھی اس خطے کو نظر انداز نہیں کیا۔ رضا شاہ پہلوی کے دور میں ایران میں امریکہ موجود تھا اور اسی دور میں پاکستان کے ساتھ بھی تعلق تھا، ہم سب امریکہ کے اتحادی تھے۔ ہم سینٹوا اور سینٹو کے ممبر تھے۔ ایران میں انقلاب آیا دوسری طرف سوویت یونین نے

افغانستان میں قبضہ کرنے کی حماقت کی تو اس وقت امریکہ کو اسلام یاد آگیا اور تمام دنیا سے مجاہدین کو اکٹھا کر کے افغانستان میں لے آیا اور اسلام کی جنگ لڑنی شروع کر دی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اس خطے میں کسی دوسرے کو آنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ سو ویت یونیون کو یہاں سے نکالا تو اس کے بعد ان سارے مجاہدین کو دہشت گرد قرار دے کر خود ان کے مقابلے میں یہاں آکھڑا ہوا۔ لہذا دانشوروں نے بالکل غلط کہا ہے کیونکہ امریکہ کسی بھی سطح پر اس خطے کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ موجودہ حالات کو سامنے رکھیں تو جب افغانستان اس کے ہاتھ سے نکل گیا اور

سے چین کا کیا عمل ہوگا؟

ایوب بیگ مرازا: چین سفارتی رد عمل زیادہ دیتا ہے اس نے تائیوان یا کسی بھی معاٹے میں عسکری عمل ایسا نہیں دیا جس سے اس کا امریکہ کے ساتھ تصادم ہو جائے۔ امریکہ نے ہمیشہ اشتغال پیدا کیا اور چین نے ہمیشہ گریز کی پالیسی اپنائی۔ البتہ چین نے گزشتہ سال انڈیا کی ریشمہ دوائیوں کے جواب میں بہت اشتغال انگیزی والا انداز اختیار کیا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ بات کسی وقت بھی جنگ کی طرف جاسکتی ہے۔ لیکن جب سے امریکہ اور پاکستان کے تعلقات میں قربت بڑھی ہے اس کے بعد امریکہ نے چین کے بارے میں زیادہ جارحانہ رویہ اختیار کرنا شروع کر دیا ہے اور چین نے کچھ احتیاط کرنی شروع کر دی ہے۔ انڈیا کے ساتھ اس کی سرد مہری چل رہی تھی اور اس کے ساتھ معاملات نہیں ٹے پار ہے تھے اس حوالے سے اب چین نے لچک دکھانی شروع کر دی ہے۔ یعنی پہلے وہ انڈیا کی شرائط نہیں مان رہا تھا لیکن اب ان پر غور کرنا شروع کر دیا ہے۔ چین ہمیشہ احتیاط سے چلتا ہے اور کبھی آپ سے باہر نہیں ہوتا۔ جبکہ امریکہ نے تائیوان کو زبردست قسم کے دفاعی آلات دینے شروع کر دیے ہیں۔ 665 ملین ڈالر کا اسلئے اور پھر 60 جدید ہارپون میزائل وغیرہ اس نے تائیوان کو دیے ہیں اور یہ اقدامات چین کے لیے بہت زیادہ اشتغال انگیز ہیں لیکن چین بحیثیت مجموعی زیادہ احتیاط پسند ہو گیا ہے۔ امریکہ چاہتا ہے کہ چین کو کسی جنگ میں ملوث کیا جائے تاکہ اس کی اقتصادی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہو لیکن چین اس کے جھانے میں نہیں آ رہا اور لگتا یہی ہے کہ وہ امریکہ سے کسی گرم جنگ کی طرف نہیں جائے گا۔ واللہ اعلم!



قارئین پروگرام "زمانہ گواہ ہے" کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی
ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

غیبیت کرنے والا معتبر کیسے؟

ارسطو سے کسی نے کہا کہ میں نے ایک معتبر آدمی سے تمہارے بارے میں کچھ غلط بتیں سنی ہیں۔ ارسطو نے جواب دیا
غیبیت کرنے والا معتبر کیسے ہو گیا؟



جن کا ایجنسڈ افغانستان تھا۔ پھر افغانستان کے لیے سعودی عرب نے باقاعدہ ایک بلین روپیں دینے کا اعلان کیا تھا جو ان کو ابھی تک نہیں ملی اور پھر ان کو تسلیم بھی نہیں کیا گیا۔ سوال یہ ہے کہ اوآئی سی کے خصوصی اجلاس میں امریکی مندویں کو مدعو کیوں کیا گیا جن کے دباؤ کی وجہ سے ہم افغانستان کو تسلیم نہ کر پائے؟ سابق وزیر اعظم نے روس کے ساتھ تعلقات کی بہت بات کی لیکن روس کی اصل خواہش گرم پانیوں تک رسائی ہے جوی پیک منصوبہ ہے۔ اس تک روس کو ہم نے آنے نہیں دیا جس کی وجہ سے روس ہم سے دور ہوا اور یہ چیز بھی چین کی ناراضگی کا باعث بنی۔ پھر ہماری ملکی سکیورٹی اس طرح کی ہے کہ چین کے لوگ عدم تحفظ کا شکار ہوئے، جو چینی کمپنیاں یہاں کام کر رہی ہیں وہ مشکلات کا شکار ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ چین آپ سے خوش نہیں ہو گا۔ چین کا موقف ہے کہ ہم پاکستان میں ایک بڑی انوشنٹ کرنے جا رہے ہیں، مستقبل میں پاکستان کے ساتھ متحمل کر معاملات کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں لیکن پاکستان کا مسئلہ یہ ہے کہ اس کی اپنی کوئی خارجہ پالیسی نہیں ہے، اگر کچھ ہے تو امریکی مفادات کے ارد گرد گھومتی ہے اور اپنے مفادات کو پس پشت ڈال دیتی ہے۔ چین چاہتا ہے کہ پاکستان فیصلہ کر لے کہ اس نے مشرق کے ساتھ رہنا ہے یا مغرب کا ساتھ دینا ہے جبکہ ہم آدھا تیتر اور آدھا بیٹر والی پالیسی لے کر چل رہے ہیں یعنی امریکہ کو بھی نہیں چھوڑنا چاہتے اور چین بھی ہماری مجبوری ہے تو پھر اس صورت میں چین کو پالیسی پر نظر ثانی کرنے کا پورا اختیار ہے اور وہ اس پر بہت سنجیدگی سے غور کر رہا ہے۔ اگر ہم نے یہی پالیسی جاری رکھی تو پھر ہمارے چین کے ساتھ تعلقات تعطل کا شکار ہو سکتے ہیں اور یہی مغرب کی خواہش ہے حالانکہ مغرب نے ہمیں کچھ نہیں دینا جبکہ چین ہمارا دوست ہے اور اس نے مشکل وقت میں پاکستان کا ساتھ دیا ہے۔ 1962ء میں جب بھارت کے ساتھ چین کی جنگ چھڑگی تھی تو چین نے پاکستان کو دعوت دی تھی کہ کشمیر بھارت سے لے لو لیکن اس وقت بھی ہمارے حکمرانوں نے امریکہ کی پالیسی پر چل کر موقع کھو دیا۔

سوال: امریکی ایوان زیریں کی ترجمان نیشنی پلوسی اور دیگر اعلیٰ عہدیداروں نے تائیوان کے بڑے متنازع دورے کے جس سے پوری دنیا میں ایک controversy پیدا ہوئی ہے اور چین بھی مشتعل ہے۔ مستقبل میں اس حوالے

نے 2011ء میں دیا جب اسامہ بن لادن کے نام پر ایبٹ آباد آپریشن کیا، پھر نومبر 2011ء میں سلالہ چیک پوسٹ کا واقعہ پیش آیا جس میں امریکی ہیلی کا پڑز نے ہماری فوج پر حملہ کیا اور ہمارے 26 جوان شہید ہوئے۔ اس کے بعد ہم نے ستمی ایئر بیس امریکہ سے واپس لے لیا تھا جہاں سے امریکہ کے ڈروز افغانستان پر حملہ کرتے تھے۔ پھر ہم نے نیٹو کی سپلائی بند کی تھی۔ دوسری طرف چین ایک نئی طاقت کے طور پر ابھر رہا تھا اور اس کے ساتھ ہمارا سی ایئر بیس کا منصوبہ پروان چڑھ رہا تھا جو BRI کے عالمی منصوبے کا حصہ تھا۔ چنانچہ 2014ء کے آس پاس ہماری سیاسی اور عسکری قیادت امریکہ سے دور ہونا اور چین اور روس کی طرف دیکھنا شروع ہوئی۔ یہ شفت سوچ سمجھ کر کی جا رہی تھی۔ دوسری طرف امریکہ اور مغربی طاقتوں نے اس شفت کو روکنے کے لیے مشاورت شروع کر دی تھی کہ کس طرح چین کے قریب کے ممالک کو اپنے قریب رکھا جائے تاکہ اپنے دشمن کو ان کے ذریعے ہی نقصان پہنچایا جائے۔ جس کے نتیجے میں 2022ء کے شروع میں پاکستان کا راجحان چین سے دوبارہ امریکہ کی طرف شفت ہونا شروع ہو گیا۔ اس حوالے سے ستمبر کے دو واقعات بہت اہم ہیں۔ (1) 15، 16 ستمبر کو شنگھائی کا رپورٹریشن آرگنائزیشن کا اجلاس ہو رہا ہے جس میں چین، روس، وسطی ایشیائی ممالک، افغانستان، انڈیا اور پاکستان کے سربراہان مملکت شریک ہوں گے۔ اس اجلاس میں پاکستان کو مشرق کے ساتھ تعلقات دوبارہ بحال کرنے کا موقع ملے گا۔ دوسراء قوم متحده کی جزوی اسٹبلی کا 77 واں اجلاس ہے جس میں 25 تاریخ تک جزوی اسٹبلی میں تقاریر ہوں گی۔ ہمیں وہاں اب اپنا واضح روڈ میپ پیش کرنا ہو گا۔ اس اجلاس میں امریکہ، روس اور چین سب جائز رہے ہوں گے کہ یہ ملک کس طرف ہے، کس کا ساتھ دے رہا ہے۔

سوال: بعض تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ گزشتہ کچھ عرصے سے چین پاکستان سے ناراض ہے۔ اگر آپ اس رائے سے اتفاق کرتے ہیں تو آپ کے خیال میں اس کی وجہات کیا ہیں؟

عبدالله حمید گل: چین بالکل ناراض ہے۔ 15 اگست 2021ء کو جب امریکہ کابل سے نکلا تھا تو چین افغانستان کو تسلیم کرنے کے لیے تیار تھا۔ اس وقت ہماری حکومت نے اوآئی سی کے دو اجلاس بلاع

سود کا لین دین: عقل کی نظر میں

مفہیم شیخ نعیمان

ہوتا۔ ایک 100 کا نوٹ نیا ہے اور ایک پرانا، مڑا ہوا۔ لیکن دونوں کی قدر و قیمت بالکل ایک جیسی ہوگی۔ جتنی اشیاء نئے نوٹ سے خرید سکتے ہیں اتنی ہی چیز پرانے نوٹ سے خرید سکتے ہیں۔ جبکہ دیگر اشیاء میں ایسا نہیں ہوتا۔ ان کی کوائی میں فرق سے ان کی قیمت میں فرق آ جاتا ہے۔ یقیناً ایک پرانی کار اور ایک نئی کار کی نہ تو کوائی ایک ہوگی اور نہ ہی قیمت ایک ہوگی۔ اس فرق کا تقاضا ہے کہ زر اور دیگر اشیاء کے احکامات میں بھی فرق ہونا چاہئے۔ زر کو مقین نہیں کیا جاسکتا۔ خرید و فروخت کے معاملات میں زر کی حیثیت ذریعہ مبادله کی تو قابل قبول ہے۔ قیمتوں کا تعین اور ادا یاگی زر کے ذریعے ہی کی جاتی ہے۔ لیکن خود زر کی خرید و فروخت دیگر اشیاء کی طرح نہیں کی جاسکتی۔ اللہ تعالیٰ نے زر کو انسانوں کی فلاج کے لیے اُتار اور ہم نے زر کو مالی تجارت قرار دے کر اس نعمت کی ناشکری کی۔ قرض کا معابدہ تجارتی معابدہ ہے یا خیراتی؟ متذکرہ بالانکات کی وضاحت سے یہ بات سمجھ میں آ جانی چاہئے کہ پیسے کا تبادلہ جب پیسے سے ہوتا اس بات کی گنجائش نہیں بنتی کہ اس پر اضافہ لیا جاسکے۔ کیونکہ جب دونوں جانب پیسے ہے، اور پیسے کی کوائی میں ذرہ برابر فرق نہیں ہے تو اضافہ کیوں؟ جب اضافہ کی عقل بھی اجازت نہیں دیتی تو اس سے نفع نہیں کیا جاسکتا، اسی لئے شریعت نے قرض کے معابدے کو خیراتی معابدہ رکھا ہے اس پر آخرت میں ثواب ملے گا لیکن دنیا میں کچھ نہیں۔ بہر حال قرض ایک خیراتی معابدہ ہے، تجارتی معابدہ نہیں ہے۔

سود کو جائز قرار دینے کا انجام: اسلام نے پیسے پر کیا نمانے کی ممانعت کر دی ساتھ ہی قرض کو ایک خیراتی معابدہ قرار دیا۔ ان دونوں باتوں کا لحاظ نہ کرنے کی وجہ سے معیشت پر کیا اثرات پڑتے ہیں؟ ایک اہم نکتہ تو یہ ہے کہ اگر پیسے پر کیسے کمانے کی اجازت دے دی جائے تو اس کے نتیجے میں حقیقی معاشی سرگرمیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ اور آج کے معیشت و ان اسی پر پریشان ہیں کہ مصنوعی معاشی سرگرمیاں مسلسل بڑھ رہی ہیں جن کی وجہ سے معیشت میں ہر وقت بحران کا خطرہ موجود رہتا ہے۔ اور اسلام نے بہت پہلے اس کا دروازہ ہی بند کر دیا تھا۔ قرض کو ایک تجارتی معابدہ قرار دینے کا نتیجہ یہ نکا کہ وہ لوگ جن کے پاس پیسے تھا وہ اس معابدے سے بغیر کوئی حقیقی معاشی سرگرمی کئے کمانے لگ گئے اور پیسے کماتے کماتے وہ مالدار ہوتے گئے دوسرا جانب وہ افراد جو حقیقی معاشی سرگرمیوں میں لگ ہوئے ہیں، جنہیں کاروبار کے نفع نقصان کا خطرہ بھی ہے۔ وہ اپنی کمائی ہوئی دولت سے ان کو دیتے ہیں، جس سے معاشرے میں ایک طبقہ مالداروں کا اور ایک غریبوں کا پیدا ہو گیا۔ پھر اس پر مزید ظلم یہ کہ یہ طبقاتی فرق بڑھتا جا رہا ہے۔ اور بنیادی وجہ قرض کو ایک تجارتی معابدہ سمجھتے ہوئے اس پر نفع یعنی سود کمانا ہی ہے۔ اللہ رب العزت دل و جان سے سود کے خلاف نفرت ہمارے دلوں میں بٹھا دے اور ہمارے معاشرے کو جلد از جلد اس لعنت سے پاک فرمائے اور ہمارا حصہ بھی اس میں شامل فرمائے۔

سود یعنی ربا، ایک ایسا عذاب ہے کہ اگر کسی شخص نے

ایک لاکھ روپے قرض لیا ہے اور وہ شخص مجبور یوں کی وجہ سے ہے جو قرآن نے ہمیں دیا، قرآن نے سورہ البقرۃ آیت نمبر 275 میں غیر مسلموں کے اعتراض کو بیان کیا کہ: یہ غیر مسلم کہتے ہیں کہ خرید و فروخت توربا (سود) ہی کی طرح ہے۔ (لہذا جس طرح سود حرام ہے تو خرید و فروخت بھی حرام ہونا چاہئے یا جس طرح خرید و فروخت حلال ہے تو سود بھی حلال ہونا چاہئے)۔ پھر اللہ پاک نے دوٹوک جواب دیا کہ: اللہ نے خرید و فروخت کو حلال قرار دیا اور سود کو حرام قرار دیا (لہذا جس چیز کو اللہ نے حلال کیا سے حلال مانا اور جسے حرام قرار دیا سے حرام مانا لو)۔

یہ ہے ایک مسلمان کا روایہ کہ جس کام کو اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دے دیا اسے حلال سمجھے اور جسے حرام قرار دیا اسے حرام سمجھے۔ کسی چیز کے حرام ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ لیکن اسلام کے احکامات عقل کے مطابق ہیں۔ اور مختلف حکمتیں ہر حکم میں موجود ہیں۔ یہ حضرات بعض اوقات اصولی طور پر سود کی خرابیوں کو مانتے ہیں لیکن ساتھ ہی کچھ شہہرات بھی پیش کرتے ہیں۔ جس سے بعض اوقات ہم پریشان ہو جاتے ہیں کہ شہہرات تو صحیح ہیں لیکن جواب کیا ہو؟ وہ کہتے ہیں کہ ”میرے پاس گھر ہے، میں اسے کرائے پر دیتا ہوں اور اس کا کرایہ لیتا ہوں یہ جائز ہے۔ لیکن میں اپنا پیسا کسی کو دیتا ہوں وہ اسے استعمال کرتا ہے۔ اب میں اگر اس کا کرایہ مانگوں تو اسے سود کہا جاتا ہے۔“

اسے ناجائز کہا جاتا ہے۔ کیوں؟ جب میں اپنے گھر کے استعمال کا کرایہ لیتا ہوں تو وہ جائز اور جب میں اپنے پیسے کا کرایہ لیتا ہوں تو ناجائز کیسے؟ اسی طرح میں کوئی چیز نفع کے ساتھ بچتا ہوں تو یہ نفع کمانا جائز لیکن جب میں اپنے پیسے کو بیچتا ہوں، اس پر نفع کماتا ہوں تو ناجائز کیوں؟“ بعض اوقات یہ اور اس طرح کے سوالات ہمارے ذہنوں میں بھی گردش کر رہے ہوتے ہیں۔

اور اصولی طور پر سود کے انکار کے بعد بھی یہ سوالات کھلکھلتے رہتے ہیں۔ آئیے ان سوالات کا جائزہ لیتے ہیں کہ سوال کرنے والے سے غلطی کہاں ہوئی ہے۔ پہلی بات تو ان شہہرات کی وجہ سرما یہ دارانہ نظام معیشت کے ہمارے ذہنوں پر اثرات ہیں کہ ہم ہر چیز کو اسی ذہنیت سے دیکھتے ہیں، جس سے ایک سرمایہ دارانہ نظام معیشت کا حامی، غیر مسلم دیکھ رہا ہوتا ہے۔ ہمیں اپنا زاویہ نگاہ تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک مسلمان کی طرح سوچیں سمجھیں، چیزوں کو پر کھیں، جس کے مفہوم دنیا ایک را گزرے۔

زر کے بغیر تجارت کرنا مشکل ہو جاتا ہے جیسا قدیم بارہ سسٹم میں تجارت کرنا مشکل ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے زر کو انسانوں کی فلاج کے لیے اُتار اور ہم نے زر کو مالی تجارت قرار

تنظیم اسلامی کی انسداد سودہم (19 اگست تا 11 ستمبر 2022)

مرتب: مرتضیٰ احمد اعوان

کے دوران مختلف حلقوں کے ذریعہ اہتمام پر گزارہ

نداۓ خلافت کا اپیل شمارہ 170 کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔

(رپورٹ: حافظ ندیم مجید، امیر حلقہ پنجاب پوٹھوہار)

حلقة لاہور غربی

حلقة لاہور غربی میں اسداد سودہم کے سلسلے میں رفقاء نے 37900 ہینڈ بلز جبکہ

42500 سہ ورقہ پمفلٹ مختلف مساجد اور مارکیٹس میں تقسیم کیے۔ جبکہ پول ہینگرز، ٹی بورڈز 1879 اور 653 بینز، مختلف جگہوں پر بل بورڈز اور رکشوں کے پیچھے فلیکس آؤیزاں کیے۔ 6 جگہوں پر مظاہروں کا اہتمام کیا گیا جن میں رفقاء نے مختلف پلے کارڈ اٹھائے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ 321 علماء و خطباء مساجد حضرات اور 22 دوسری دینی و سماجی شخصیات سے ملاقات کا اہتمام کیا گیا اور ان کو امیر محترم کا خط پہنچایا گیا۔ 10 مساجد میں خطاب جمعہ میں سود کو موضوع بنایا گیا اور اسی موضوع پر تقریباً 30 دوسرے اجتماعات منعقد کیے گئے۔ جن میں ایک سینما بھی شامل ہے۔

(رپورٹ: چودھری محمد جیل اختر، ناظم نشر و اشاعت حلقة لاہور غربی)

حلقة لاہور شرقی

18 اگست 2022ء کو امیر حلقہ نے ذمہ داران کے ہمراہ مہم کے آغاز پر لاہور

پریس کلب میں منعقدہ امیر محترم کی افتتاحی پریس کانفرنس میں شرکت کی۔ مہم کے دوران حلقہ میں مقامی تناظریم کی سطح پر 12000 ہینڈ بلز اور 28000 سہ ورقہ (پمفلٹ) تقسیم کیے گئے۔ آٹورکشہ کے لیے 1010 اور چنگ پی کے لیے 460 پینا فلیکس مہیا کیے گئے۔ شاہراہوں، چوکوں، گلیوں، بازاروں میں 210 بینز اور 270 پول ہینگرز آؤیزاں کیے گئے۔ حرمت سود اور سود کی خباشیں کتابچے 209 اور وفاقي شرعی عدالت میں سود کا مقدمہ نامی کتابچے 140 کی تعداد میں شائع کیے گئے۔ 340 علماء کرام اور خطباء اور 150 ہم سیاسی و سماجی شخصیات سے ملاقاتیں کی گئیں اور انہیں امیر محترم کا خط پہنچایا گیا۔ 475 کی تعداد میں اسداد سودہم کے حوالے نداۓ خلافت کا خصوصی شمارہ تقسیم کیا گیا۔ تین مقامات پر مہم کے حوالے سے خصوصی کیپ بھی لگائے گئے۔ حلقے کے کئی رفقاء نے سود کی شناخت کے حوالے سے خصوصی خطبات جمعہ دیے اور کئی دیگر مساجد میں آئندہ اور خطباء حضرات سے درخواست کی گئی جس پر انہوں نے سود کے حوالے سے خصوصی خطبات دیے۔

(رپورٹ: نعیم اختر عدنان، ناظم نشر و اشاعت، لاہور شرقی)

حلقة ساہیوال ڈویژن

ساہیوال ڈویژن میں بھی اسداد سودہم کی سرگرمیاں جاری رہیں۔ مہم کے دوران

تقریباً 9000 ہینڈ بلز اور 10000 سہ ورقہ (پمفلٹ) تقسیم کیے گئے۔ 41 فلیکس پہلے ریلی میں استعمال کیے گئے اور پھر ان کو رکشوں کے پیچھے آؤیزاں کر دیا گیا۔ 7 کی تعداد میں بینز اور بل بورڈز شاہراہوں اور چوکوں میں آؤیزاں کیے گئے۔ 8 مقامات پر مظاہرے کیے گئے۔ 160 علماء و خطباء حضرات اور 170 دینی و سیاسی شخصیات سے ملاقاتیں کی گئیں اور ان کو امیر محترم کا خط پہنچایا گیا۔ تین مختلف مقامات پر اسداد سود کے حوالے سے کیپ لگائے گئے۔ (رپورٹ: ملک لیاقت علی، امیر حلقہ ساہیوال)

مرکز تنظیم اسلامی کے ادکامات کی تعمیل کرتے ہوئے ملک بھر میں تنظیم اسلامی کے حلقہ جات نے اسداد سودہم کے سلسلے میں بھر پور انداز میں سرگرمیوں کا انعقاد کیا۔ جس کی رپورٹ درج ذیل ہے:

حلقة خیبر پختونخوا جنوبی

سودہم کے حوالے سے حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی نے 15000 ہینڈ بلز اور 10000 سہ ورقہ (پمفلٹ) چھاپے جو کہ حلقہ کے تمام مقامی تناظریم اور منفرد اسرہ جات کے ذریعے تقسیم کیے گئے۔ مہم کے دوران 85 بینز مختلف مقامات پر نمایاں طور لگوائے گئے۔ اس کے علاوہ پشاور کے مختلف مقامات پر 3 بل بورڈز کے ذریعے سودی مہم کے حوالے سے تشویر کی گئی۔ 300 کی تعداد میں علماء و خطباء مساجد اور 200 دینی، سیاسی و سماجی شخصیات سے ملاقاتوں کا اہتمام کیا گیا اور ان سے سود کی خباشوں کے ضمن میں گفتگو کی گئی۔ پھر ان کو امیر محترم کا خط پیش کیا گیا۔ رفقاء اور ذمہ داران نے خطباء کرام سے ملاقات میں سود کی شناخت اور اسدا سود کو خطاب جمعہ کا موضوع بنانے کی درخواست کی۔ 30 سے زائد خطباء نے خطبات جمعہ میں سود کو موضوع بنایا۔ حلقہ کی مقامی تناظریم کے زیر اہتمام دعویٰ اجتماعات اور کمپیوں میں 40 سے زائد رفقاء اور 550 کے قریب احباب نے شرکت کی۔ (رپورٹ: محمد شیمیں نٹک، امیر حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی)

حلقة ملاکنڈ

تنظیم اسلامی حلقہ ملاکنڈ میں اسداد سودہم کے دوران 2200 ہینڈ بلز اور اتنے ہی سہ ورقہ پمفلٹ تقسیم کیے گئے۔ 50 پول ہینگرز، اور ٹی بورڈز، رکشوں کے پیچھے فلیکس اور اہم شاہراہوں پر بینز اور بل بورڈز کے ذریعے تشویر کی گئی۔ دو مقامات پر مظاہرے کیے گئے۔ 400 علماء و خطباء مساجد اور 1000 دینی و سیاسی شخصیات سے ملاقات کی گئی اور ان کو امیر محترم کا خط دیا گیا۔ 13 خطبات جمعہ میں سود کو موضوع بنایا گیا۔ (رپورٹ: ممتاز بخت، امیر حلقہ ملاکنڈ)

حلقة اسلام آباد

اسلام آباد میں بھی رفقاء نے مہم کو کامیاب بنانے کے لیے بھر پور جدوجہد کی۔ 25000 ہینڈ بلز جبکہ 15000 سہ ورقہ پمفلٹ لوگوں میں تقسیم کیے گئے۔ اس کے علاوہ 3500 فلیکس اور ٹی بورڈز رکشوں اور مختلف جگہوں پر آؤیزاں کیے گئے۔ 18 مقامات پر رفقاء نے سود کے خلاف مظاہرے کیے۔ 397 علماء حضرات اور 85 دینی و سیاسی شخصیات سے ملاقات کا اہتمام کیا گیا اور ان کو امیر محترم کا خط دیا گیا۔ 25 خطاب جمعہ اور 2 دوسرے اجتماعات میں سود کو موضوع بنایا گیا۔ (رپورٹ: ڈاکٹر ضمیر اختر، امیر حلقہ اسلام آباد)

حلقة پنجاب پوٹھوہار

حلقة پنجاب پوٹھوہار (گوجران) میں بھی اسداد سودہم کی سرگرمیاں جاری رہیں۔ پینڈ بلز اور سہ ورقہ (پمفلٹ) 5000 تقسیم کیے گئے اور 235 پول ہینگرز اور رکشہ فلیکس لگائے گئے۔ چکوال اور گوجران میں مظاہرہ کیا گیا۔ 58 علماء و خطيب حضرات سے ملاقات کر کے امیر محترم کا خط پیش کیا گیا۔ 2 خطبات جمعہ میں اسداد سود کو موضوع بنایا گیا۔

حلقة فیصل آباد

شہر اؤں کے بل بورڈز اور رکشوں پر فلیکس آویزاں کیے گئے۔ تقریباً 31 مقامات پر سود کے خلاف مظاہرے کیے گئے۔ 238 علماء و خطباء مساجد اور 63 دینی و سیاسی شخصیات سے ملاقات کی گئی اور ان کو امیر محترم کا خط پیش کیا گیا۔ 35 خطبات جمع، 15 دیگر اجتماعات اور 13 ریلیوں میں خطاب کیے گئے جن میں انسداد سود کے خلاف لوگوں کو آگاہی دی گئی۔ اس کے علاوہ نداء خلافت کا خصوصی شمارہ ”انسداد سود مہم“ 500 کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ (رپورٹ: سرفراز احمد، ناظم نشر و اشاعت کراچی جنوبی)

حلقة کراچی شمالی

انسداد سود مہم کے دوران تقریباً 46850 ہینڈ بلز اور سہ ورقہ (پمفلٹ) 59350 کی تعداد میں مساجد کے باہر، عوامی مقامات اور گھروں پر تقسیم کیے گئے۔ جبکہ 1067 رکشہ کے پیچھے فلیکس لگائے گئے۔ بحریہ ناؤں میں کاروں پر استینکر لگائے گئے۔ مقامی تنظیم نے اہم شہر اؤں پر 205 پول ہینگرز اور 246 بیزرز بل بورڈز لگائے۔ 72 چھوٹے بڑے مظاہروں کا اہتمام کیا گیا۔ بعض تنظیم میں اسکرین لگا کر بانی محترم اور امیر محترم کی ویڈیو ز کو دکھانے کا اہتمام بھی کیا گیا۔ اسروں کی سطح پر 273 علماء و خطباء مساجد اور 180 دینی سیاسی و سماجی شخصیات سے ملاقات کر کے ان کو خط اور کتابچہ پیش کیا گیا اور ان سے درخواست کی گئی کہ سود کے خلاف اپنا کردار ادا کریں۔ ایک مقامی تنظیم سرجانی ناؤں کے علاقے کے SHO اور ریجنریز کے آفیسز سے بھی ملاقات کی۔ 22 خطباء مساجد نے بہت اچھے انداز میں سود کے حوالے سے گفتگو فرمائی اور تنظیم کا پیغام عوام تک پہنچایا۔ 10 بڑے خصوصی اجتماع ہوئے اور 75 حلقات قرآنی میں گفتگو ہوئی۔ بعض مقامی تنظیم نے اسی موضوع پر دینی اجتماع کیا۔ 400 کتابچہ تقسیم کیے گئے۔ اس کے علاوہ مساجد کے باہر 92 کارز میٹنگز کا انعقاد کیا گیا۔ 2 تنظیم میں 4 غیر فعال رفقاء سے ملاقاتیں کی گئیں حلقة کی سطح پر دو مقامات پر ایک ہی وقت پر مظاہرہ ہوا جس میں 140 ملتزم رفقاء، 189 مبتدی رفقاء اور 24 احباب نے شرکت کی۔ کوچنگ سینٹر میں 35 خصوصی احباب سے ملاقات کی گئی۔ 10 غیر فعال رفقاء تک امیر محترم کا خط پہنچایا گیا۔ 529 رفقاء نے ہم میں شرکت کی۔ (رپورٹ: سید محمد سلمان، امیر حلقة کراچی شمالی)

حلقة کراچی وسطیٰ

کراچی وسطیٰ کی مقامی تنظیم کی سطح پر 27000 ہینڈ بلز اور 32000 سہ ورقہ پمفلٹ تقسیم کیے گئے۔ 737 پول ہینگرز، 155 بیزرز اور رکشوں پر فلیکس اور اہم شہر اؤں پر بل بورڈز کے ذریعے بھی تشویہ کی گئی۔ 36 مقامات پر مظاہرے کیے گئے۔ 275 علماء و خطباء مساجد جبکہ 123 سیاسی و سماجی شخصیات سے ملاقات کی گئی اور ان کو امیر محترم کا خط پیش کیا گیا۔ 25 خطبات جمعہ اور 39 دیگر اجتماعات میں سود کو موضوع بنایا گیا۔ کتابچہ ”سود کی حرمت، خبائثیں اور اشکالات“ 885 کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔

(رپورٹ: عمر بن عبدالعزیز، معتمد حلقة کراچی وسطیٰ)

حلقة بلوچستان

حلقة بلوچستان کے زیر اہتمام مختلف علاقوں میں انسداد سود مہم کی سرگرمیوں میں رفقاء نے بھر پور جدوجہد کی۔ 6000 ہینڈ بلز اور سہ ورقہ پمفلٹ 10600 کی تعداد میں تقسیم کیے گئے۔ اس کے علاوہ 310 پول ہینگرز اور فلیکس آویزاں کیے گئے۔ ایک مقام پر مظاہرے کا اہتمام کیا گیا۔ 200 علماء، خطباء مساجد اور 4 دینی شخصیات سے ملاقات کی گئی اور امیر محترم کا خط پیش کیا گیا۔ (رپورٹ: محبوب سمجھانی، امیر حلقة بلوچستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام پر قائم رکھے اور ایمان پر خاتمه فرمائے۔ آمین!

فیصل آباد کے مختلف مقامات میں نماز جمعہ کے بعد اور لوگوں سے ملاقاتوں میں تقریباً 12000 ہینڈ بلز تقسیم کیے گئے جبکہ (پمفلٹ) 33000 کی تعداد میں مختلف کارز میٹنگز، دعوتی اجتماعات میں تقسیم کیے گئے۔ 84 جگہوں پر بیزرز اور مختلف مقامات پر بل بورڈز کے ذریعے تشویہ کی گئی۔ 400 علماء و خطباء حضرات اور 32 دینی و سیاسی شخصیات کو ملاقات کے بعد امیر محترم کا خط پہنچایا گیا۔ اس کے علاوہ 250 خطبات جمع، 33 دعوتی اجتماعات اور 11 کارز میٹنگز میں انسداد سود کو موضوع بنایا گیا۔ یہ تمام پروگرام مقامی نظم اور معاونین حلقة کے ذریعے منعقد کیے گئے۔ (رپورٹ: محمد نعمان اصغر، امیر حلقة فیصل آباد)

حلقة بہاول نگر

حلقة بہاول نگر میں 9700 ہینڈ بلز امراء، رفقاء و ذمہ داران کی کاوشوں سے تقسیم کر دیئے گئے۔ جبکہ سہ ورقہ (پمفلٹ) 22200 بازار اور دکانوں پر تقسیم کیے گئے۔ مقامی تنظیم کے توسط سے نکالی گئی ریلیوں میں 33 پول ہینگرز استعمال کے بعد آویزاں کر دیئے گئے۔ 571 رکشہ فلیکس ایریا میں چلنے والے رکشوں، پٹرول پمپ اور گاڑیوں پر بھی آویزاں کیے گئے۔ مختلف مقامات پر 14 کیمپ بھی لگائے گئے۔ نظم کے تحت 6 مقامات پر ریلی، مظاہرے کا اہتمام بھی کیا گیا۔ 194 علماء و ائمہ کرام کو نفس نفیس امیر محترم کے خطوط برائے انسداد سود پیش کیے گئے اور انہیں بھی اس کاوش کی دعوت و تبلیغ کی ترغیب دلائی گئی۔ امیر محترم کے 127 خطوط بحوالہ سود مہم مختلف سیاسی و سماجی شخصیات کو پیش کیے گئے۔ 22 مساجد میں خطبات جمعۃ المبارک کا اہتمام رہا۔ اس کے علاوہ 12 اجتماعات کا اہتمام کیا گیا۔ 125 کی تعداد میں خصوصی شمارہ نداء خلافت بحوالہ انسداد سود مہم مقامی تنظیم و حلقة کے توسط سے تقسیم کیا گیا۔ تقریباً 21 مقامات پر دروس قرآن و حلقة قرآنی کا اہتمام رہا۔ (رپورٹ: سجاد سرور، ناظم حلقة بہاول نگر)

حلقة پنجاب جنوبی

حلقة پنجاب جنوبی کے زیر اہتمام انسداد سود مہم کے دوران 20,000 ہینڈ بلز اور 26,000 سہ ورقہ (پمفلٹ) تقسیم کیے گئے۔ جبکہ 350 پول ہینگرز، رکشہ فلیکس، ٹی بورڈز اور 100 بیزرز لگائے گئے۔ 20 مقامات پر مظاہرے ہوئے۔ 500 علماء، خطباء، مساجد جبکہ 130 دینی، سیاسی و سماجی شخصیات سے ملاقاتیں ہوتیں اور امیر محترم کی طرف سے خط پیش کیا گیا۔ 25 مقامات پر سود کے موضوع پر خطبات جمعہ ہوئے اور انسداد سود کے حوالے سے 2 سیمنار اور 4 کارز میٹنگز منعقد ہوتیں۔

(رپورٹ: مرزا قمر رئیس بیگ، امیر حلقة پنجاب جنوبی)

حلقة سکھر

حلقة سکھر کے رفقاء نے بھی انسداد سود میں بڑھ کر حصہ لیا۔ اس مہم کے دوران تقریباً 9500 ہینڈ بلز اور 1500 سہ ورقہ پمفلٹ تقسیم کیے گئے۔ اس کے علاوہ 288 پول ہینگرز، رکشہ فلیکس اور ٹی بورڈز حلقة بھر میں آویزاں کر دیئے گئے۔ 30 علماء و خطباء مساجد اور 20 دینی، سیاسی و سماجی شخصیات سے ملاقات کا اہتمام کیا گیا اور ان کو امیر محترم کا خط پہنچایا گیا۔ اس کے علاوہ 2 خطبات جمعہ، 2 دیگر اجتماعات اور 2 سیمنار میں حرمت سود کو اجاگر کیا گیا۔ (رپورٹ: احمد صادق سومرو، امیر حلقة سکھر)

حلقة کراچی جنوبی

حلقة کراچی جنوبی کے مختلف مقامات پر ہینڈ بلز 14,500 اور سہ ورقہ (پمفلٹ) 350 کی تعداد میں تقسیم کیے گئے۔ 626 پول ہینگرز اور 86 بیزرز بل بورڈز مختلف

حکومت ٹرانس جینڈر قانون کو مکمل طور پر شریعت کے تابع کرے۔ شجاع الدین شیخ

حکومت ٹرانس جینڈر قانون کو مکمل طور پر شریعت کے تابع کرے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات اظہر من اشمس ہے کہ 2018ء کے ٹرانس جینڈر قانون کی کئی دفعات قرآن و سنت سے صریحاً متصادم ہیں۔ جس طرح مغرب کی نقلی کرتے ہوئے کسی بھی مرد یا عورت کو اپنی خواہش اور مرضی کے مطابق خود کو ٹرانس جینڈر کے طور پر شناخت کروانے کی اجازت دی گئی ہے اُس سے ہم جنس پرستی کی راہ ہکھولنے کی مکروہ سازش واضح طور پر دکھائی دیتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اصل مظلوم طبقہ یعنی انٹر سیکس کی آڑ لے کر اور اُسے بد دیانتی کی بنیاد پر ٹرانس جینڈر کا نام دے کر پاکستان کے معاشرتی اور خاندانی نظام کو تباہ و بر باد کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے بعض وزراء کی جانب سے ایک پریس کانفرنس میں یہ کہا گیا ہے کہ حکومت، جماعت اسلامی کے سینیٹر مشتاق احمد کی جانب سے پیش کردہ ترمیم کی حمایت کرے گی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حکومتی اتحاد میں شامل جماعت پی پی کے ایک سینیٹر ہنما فرحت اللہ با بر فیڈرل شریعت کورٹ میں ٹرانس جینڈر قانون کے خلاف کیس میں اس قانون کا دفاع کر رہے ہیں جو کھلا تضاد ہے۔ یہ بات ہر کس و ناکس جانتا ہے کہ اس قانون کو شرعی تقاضوں کے مطابق ترمیم کرنے کے لیے پارلیمنٹ میں سادہ اکثریت کی ضرورت ہے جو کہ حکومت کو حاصل ہے۔ لہذا حکومت بیان بازی پر اکتفانہ کرے بلکہ فوری طور پر اس غیر شرعی قانون میں ترمیم کرے۔ انہوں نے کہا ہمارے حکمرانوں اور عوامی نمائندوں کو اور اک ہونا چاہیے کہ ایسے تمام مسائل کا حل یہ ہے کہ مملکت خداداد پاکستان میں ہر قسم کی قانون سازی کرتے ہوئے آئین پاکستان کی اس ہدایت کو مقدم رکھا جائے کہ کوئی قانون قرآن و سنت کے منافی نہیں ہوگا۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

والدین متوجہ ہوں!

احادیث مبارکہ میں عشاء کی نماز کے بعد جلدی سونے کی ترغیب وارد ہے۔ رات کو دیر سے سونے سے صحیح فجر کی نماز کے لیے اٹھنا مشکل ہوتا ہے۔ لہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ رات کو جلدی سونے اور فجر کی نماز با جماعت پڑھنے کا اہتمام کریں۔ صحیح کی نماز کے بعد ذکر واذ کار سے فارغ ہو کر اپنے کام کریں۔ صحیح کے باہر کت وقت میں زیادہ فائدہ ہوگا۔ صحیح کی نماز کے بعد اور طلوع آفتاب سے پہلے بغیر کسی ضرورت کے سونا مکروہ ہے۔ کچھ والدین صحیح کے وقت نیند میں خلل کے باعث اپنی اولاد پر حکم کھانا کر انہیں نماز فجر کے لیے بیدار نہیں کرتے، انہیں چاہیے کہ جہنم کی آگ سے بچانے میں دنیا کی تکالیف کو برداشت کریں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کے حکم کو بجالائیں۔ والدین اپنی اولاد کو نماز کے لیے بیدار کرنے، نماز پڑھنے پر ان کی حوصلہ افزائی کرے اور نمازوں کے لیے محبوب شے بنانے میں اپناروں ادا کریں۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن آپ اپنی ذمہ داری سے بری الذمہ ہو سکیں۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی یاد رکھیے: ”جس شخص نے صحیح کی نماز پڑھنے کی سزا، بڑوں کو دی جائے گی، اور بڑوں کی تعزیر کی جائے گی، اس لیے کہ گھر کے بڑوں نے انہیں نماز کا حکم نہ دے کر اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہیں۔“ (رواہ مسلم)

غور کیجئے! اگر آپ کا بچہ نماز فجر ادا کرتا ہے تو گویا وہ پورا دن اللہ کی حفاظت میں ہے۔ ان یتیمہر قم طراز ہیں: ”جس کے ماتحت بچے، غلام یا یتیم ہوں اور وہ انہیں نماز کا حکم نہ دیں، تو ان کے نمازوں نہ پڑھنے کی سزا، بڑوں کو دی جائے گی، اور بڑوں کی تعزیر کی جائے گی، اس لیے کہ گھر کے بڑوں نے انہیں نماز کا حکم نہ دے کر اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہیں۔“

رفقاء متوجہ ہوں

”قرآن مرکز کینال و یوگارڈن ہوتے روڈ عارف والا“ (حلقة سا ہیوال ڈویژن)، میں 09 اکتوبر 2022ء (بروز اتوار نمازِ عصر تا بروز ہفتہ نماز ظہر)

نہیں تحریکی کوئی

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

(اور زیادہ سے زیادہ رفقاء پروگرام میں شریک ہوں۔

14 اکتوبر 2022ء (بروز جمعۃ المبارک نمازِ عصر تا بروز اتوار نماز ظہر)

امراض، نقصاً و معافی و نینین تربیتی و مشاورتی اجتماعی

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: درج ذیل موضوع پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ ذمہ داران سے گزارش ہے کہ مستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لا سکیں۔ ☆ اسلام کا انقلابی منشور (سیاسی سطح پر)

زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پروگرام میں شریک ہوں۔

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لا سکیں

برائے رابطہ: 0300-4120723 / 0300-0971784

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 78-35473375 (042)

تنظیم اسلامی کی انقلابی دعوت کا جوہر

شمارہ ۱ اکتوبر 2022ء
ربيع الاول ۱۴۴۳ھ

اجراءۓ ثانی: ڈاکٹر اسرا رحمد

مشمولات

- ☆ حالیہ سیاہ اور سینیٹ کام ایوب بیگ مرزا
- ☆ اپنے آپ اور اپنے اہل خانہ کو آگ سے بچاؤ! سعادت محمود
- ☆ فکر عمل کی تعمیر کا نبوی طریق راحیل گوہر صدیقی
- ☆ اعمال میں اخلاص احمد علی محمودی
- ☆ موت: ایک اٹل حقیقت حافظ محمد اسد
- ☆ حضرت طلحہ بن عبد اللہ ؓ اپنے غیر اہل اسلام اللہ خان
- ☆ اہل جہنم کی تجھ و پکار اور آرزو پروفیسر محمد یوسف جنջوہ
- ☆ یہود یوں پر امت مسلمہ کے احسانات رضی الدین سید

مکتبہ خدام
القرآن لاہور

محترم ڈاکٹر اسرا رحمد کا ”بیان القرآن“، باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے!

☆ صفحات: 84 ☆ قیمت فی شمارہ: 40 روپے ☆ سالانہ رقائق (12 شمارہ) 400 روپے

Weekly

Nida-e-Khilafat

Lahore

MULTICAL-1000

Calcium Lactate Gluconate



*Energize the Summer
with Calcium advantage
Takes away Malaise,
Fatigue & Heat Exhaustion*



MULTICAL -1000

micronutrients (Vitamins + Minerals) Add Value to the Patients
Complaining Fatigue, tiredness and Low energy Level



NABIQASIM INDUSTRIES (PVT) LTD
5th Floor, Commerce Centre, Hasrat Mohani Road, Karachi-Pakistan
Email: info@nabiqasim.com website: www.nabiqasim.com UAN 111-742-762

your
Health
our **Devotion**